

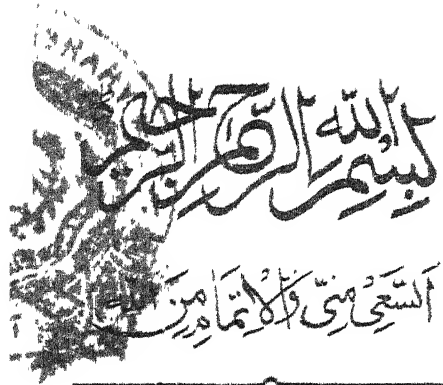
فہرست صحت نما غلط رسالہ معیار الحدیث

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۱	۱۲	قوت	قوت	۱۴	۱۲	علی الصباغ	علی الصباغ
۲	۴	مشائخین	مشائخین	۱۸	۴	کریجی	کریجی
۳	۱۲	طلبہ	طلبہ	۲۱	۱۲	زید	زید
۶	۳	حدیث ص	حدیث قدسی	۲۳	۵	سہ	سہ
۸	۱	بالکذاب	بالکذب	۲۳	۲۰	ہوگا	ہوگا
۸	۹	نفت	نفت	۲۲	۱۴	پہر	پہر
۸	۱۲	محمدتین	محمدتین	۲۲	۲۱	مروی	مروی
۱۱	۱۴	اخبری	اخبری	۲۶	۱۳	حقیقہ	حقیقت
۱۱	۲۱	دیکانی	دیکانی	۲۶	۱۶	معتدیہ	معتدیہ
۱۲	۲۲	اون اون	اون	۲۶	۲۲	فدجوه	فدجوه
۱۳	۱۲	منازہ تہا	منازہ تہا	۲۸	۱۵	کرتا	کرتا
۱۴	۱۵	اشارہ	اشارہ	۲۸	۱۶	کرتا	کرتا
۱۶	۱۶	چاہے	چاہے	۲۸	۲۰	گناہ	گناہ
۱۶	۱۴	یرید	یرید	۲۸	۲۱	معل	معل
۱۶	۱۵	شعب	شعب	۳۹	۳	پیشدہ	پیشدہ
۱۶	۸	والدہ	والدہ	۲۹	۲۲	پرکری ہے	پرکری ہے
۱۶	۱	جناب باری	جناب باری	۳۰	۲	کر دیا گیا	کر دیا گیا

۳۰	عشی	عشی	عیشی	۲۰	۱۵	درستی ہو کر بخیرین	درستی ہو کر بخیرین
۳۰	عشی	عشی	عشی	۲۰	۲۰	ورنہ	ورنہ
۳۱	برزدہ	برزدہ	برزدہ	۲۱	۲۱	حے	حے
۳۱	بالے تحانیہ	بالے تحانیہ	بالے	۲۲	۲۲	یہے	یہے
۳۲	بار	بار	بار	۲۳	۲۳	سے	سے
۳۳	ابوقبس زماو	ابوقبس زماو	ابوقبس زیاد	۲۵	۲۵	پاس	پاس
۳۳	شخینین	شخینین	صحیحین	۲۶	۲۶	باطل	باطل
۳۳	حدیث	حدیث	واقع ہو	۱	۱	مزانبہ	مزانبہ
۳۴	حربی	حربی	جرمی	۳	۳	(د)	X
۳۴	انصاری	انصاری	انصار	۱۹	۱۹	کرتے	کرتے
۳۵	مین	مین	مین	۳۱	۳۱	علماء	علماء
۳۵	بیاب	بیاب	بیاب	۳۲	۸	البوائی	البوائی
۳۵	توری	توری	توزی	۳۲	۱۴	ہوا کرتی	ہوا کرتی
۳۵	ہجرہ	ہجرہ	ہجرہ	۳۲	۱۸	منہ ہین	منہ ہین
۴۰	رقی علیہ	رقی علیہ	رقی علیہ	۴۲	۲۰	قرآہ	قرآہ
۴۰	بین الظہر	بین الظہر	بین الظہر والعمر	۴۴	۱۱	فیقر القرآن	فیقر القرآن

فہرست مضامین رسالہ معیار الحدیث

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱	ریاحیہ	۱۵	فصل دوم، مراتب صحیح	۲۶	کتاب سنن ابن ماجہ اور دیگر کتب تاریخ حالات
۱	مؤلف احمد سکا فخر و اعتدال	۱۶	فصل دہم، کتب احادیث مروجہ	۲۶	فصل ۱۰، علما و فضیل حدیث و روایت
۲	مقدمہ	۲۰	کتاب جامع صحیح مسلم و ابی داؤد	۲۹	فصل ۱۱، معرفت اسماء شنبہ
۵	فصل پہلی شروط و طحاوی	۲۱	کتاب سنن ابی داؤد	۳۴	فصل ۸، عادت ترمذی
۶	فصل دہم، اشعار حدیث	۲۳	کتاب جامع ترمذی	۳۸	فصل ۹، رموز اور متفرق مسائل
۱۲	فصل دہم، طعن فی الحدیث	۲۵	کتاب سنن نسائی اور دیگر کتب تاریخ حالات	۴۵	خاتمہ مشتمل بر سند حدیث



ہمارے مقدس اسلامی مذہب کا اصولی مسئلہ یہ نہیں ہے کہ کتاب سنت رسول چھوڑ دی جائے اور معمولی حضرات کے اقوال و افعال پر عمل کیا جائے اسلامی دنیا کے ابدی بقا کے لئے میرے دور و روشن کتابین ایسے دئے گئے ہیں جن پر عمل کرنا گمراہی سے نجات پانا۔ اور منزل مقصود کے رینہ پر قدم جانا ہے۔ یہ ماننا کہ کسی کی لاعلمی۔ یا کم علمی۔ یا کم فہمی۔ یا کم سوادى۔ ضرور مسائل کے استخراج عاجز ہے مگر اس کے نسبت یہ باور نہیں کیا جاسکتا کہ اس کا استخراج مستنبط فقہی مسائل پر عمل کرنا اصولی مسئلہ کے منافی ہو۔ میرا یہ خیالی مجر و بیان اس علم پر اس حد تک لائق اطمینان سمجھا جاتا ہے جس کے نسبت نظریہ پایہ اور بداعمال عقل کی سچی شہادت مانی جاتی ہو۔ اور نقلیات میں مجر و بیانی او سس جہانگ لائق اطمینان ہو سکتی ہے جہانگ دائرہ تعلیدی ہے یا صرف میدان جہانگ میری اس تمہیدی تقریر سے یہ بات صاف طور پر ثابت ہو سکتی ہے کہ میرا یہ کہنا لازم ہے کہ کتاب و سنت پر عمل کرے اور بصورت عدم معلومات اصول استنباط و عدم غوث استخراج شرعیہ مستنبط مسائل پر عمل کرے کو نامناستنباط کہے اس کا نام محمد مصطفیٰ بن رسولی قاضی محمد رکن الدین احمد قادری نقشبندی۔ سہروردی جیشی۔ حنفی۔ بن قاضی مولوی محمد شریف الدین احمد المعروف قاضی شکر احمد قاضی سرکار پیشہ ضلع اورنگ آباد

خبر و اخبار
نور و اوس

صوبہ حجبہ بنیاد۔ جعل الله الحجة متواهما

مجھے اس بات پر زیادہ فخر حاصل ہے کہ یہ رسالہ ہی میری اسلامی پادشاہ پابند اصول شریعت مصطفوی۔ نافذ احکام اور نوامی۔ پیروی خلفاء راشدین تبع صحابہ متطہرین۔ عقیدت مند اولیاء کرام۔ ارادت مند شاہین ذی الاحترام حافظ حق العباد خائف بوار کفر والحاد۔ عفو کیش۔ رافت منش سلطان ابن سلطان خاتقان ابن خاتقان سپہ سالار فتح جنگ مطہر الملک نظام الملک نظام الدولہ آصف جاہ نواب میر محبوب علی خان بہادر خلد اسد ملکہ و سلطنت و ظل ظلال علی رؤس العباد الی یوم التناد۔ کے عہد مبارک میں مکمل ہوا اور میر تباد عالم باعمل فاضل اکمل۔ فقیہ النثل۔ عظیم البدل۔ وحید العصر فرید الدہر طحطاط جبر تہقام۔ حاوی علوم نقلی جامع علوم عقلی مولانا مولوی محمد منصور علی صاحب مراد آبادی سلمہ بہادی مصنف فتح البین صدر مدرس مدرسہ دینیہ حیدر آباد کن۔ صانہ السعین الشرف العین کے نظر فیض اثر سے گذرا اور ہم ماہ جمادی الاول ۱۳۲۶ روز چہار شنبہ سے طبع ہونے لگا۔

خاص ماسرین فن حدیث اور واقفین اصول اور عام طبہ سے یہ عذر کیا جاتا ہے کہ اگر اس سالہ میں کہیں غلطی پالین یا میری کم استعدادی کی وجہ سے کوئی لغزش کو ملاحظہ کر لیں تو ضرور دینی کام اور علمی خیال پیش نظر رکھ کر اسکی اصلاح فرما دیں اور دوسرے طبع میں اسکا لحاظ رکھیں۔ قوم اور ہمارے آنے والے سلامی سل کو اپنے دینی اصول سے مالوف بنائیں اعتراضات اور طبع آزمائی سے تقصیر نہ کریں۔ وہا من انسان الاقل نفسی وہا من فعل الاقل قد خطا واما توفیقی (لا باطلہ) بحسبی اللہ وفعیہ الوکیل وفعیہ المولی وفعیہ النصیر یہ رسالہ حکانام (معيار الحديث) ہے ایک مقدمہ (رو) فصلیں اور ایک خاموشی شمل ہے

مقدمہ

جس میں چند ضروری باتیں حسبے فی بیان کئے جائیں گے

رسول - انسان کی اوس اکل فرد کا نام ہے جسکو جناب بارہی نے مخلوق کی طرف تبلیغ احکام کے لئے بھیجا ہو۔
صحابہ - اوس مقدس گروہ کا نام ہے جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان کی حالت میں ملاقات کی ہو۔ اور اسلام ہی کی حالت پر انتقال فرمایا۔

صحابہ جبرین - اوس مخصوص گروہ صحابہ کا نام ہے جنہوں نے بوجہ استیلاء کفار مکہ مدینہ منورہ کو ہجرت فرمائی۔
انصار - اون مخصوص قبیلہ عرب کا نام ہے جنہوں نے انحضرت صلعم سے بیعت کی اور ہر حال میں نصرت و جان نثاری کا اقرار فرمایا۔
تابعین - اون برگزیدہ جماعت کا نام ہے جنہوں نے صحابہ کرام کی ملاقات ایمان کی حالت میں کی ہو اور اسلام ہی کی حالت پر خاتمہ ہوا ہو۔
علم حدیث - وہ علم ہے جس سے قول و فعل - و حال نبی صلی اللہ علیہ وسلم بالاستنباط معلوم ہو جائے۔

موضوع - حضرت گرامی کی ذات مبارک ہے صلی اللہ علیہ وسلم
واضع حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔
فائت - سعادت دارین کو پہنچنا۔

سند - طریقہ حدیث کا نام ہے جسکو راوی روایت کرتا ہے
یعنی وہ طریقہ ہے جو متن تک پہنچا دیتا ہے۔
متن - جس تک سند بنتے ہو۔

۱۔ جو حضرات زمانہ مبارک کو جاہلیت میں پائے۔ اور صحابہ کرام کے زمانہ میں مستر باسلام ہوئے۔
۲۔ اون حضرات کے صحابیت میں اختلاف ہے ۱۲
۳۔ عمل بالحدیث و توفیق علیہ ہے تحقیق سعادت دارین کے لئے خواہ بالذات ہو

جامع - اصطلاح محدثین میں اوسکو کہتے ہیں جس میں جمیع اقسام کے احادیث پائے جائیں جیسے جامع ترمذی -
مسند و مسانید - اوسکو کہتے ہیں جس میں احادیث علی سبیل ترتیب صحابہ بیان کئے جائیں -
معجم - اوسکو کہتے ہیں جس میں احادیث علی سبیل ترتیب شیوخ مذکور ہوں -
اجزاء - اوسکو کہتے ہیں جس میں شخص خاص کے مرویات جمع کئے گئے ہوں
سنن - اوسکو کہتے ہیں جس میں صرف احکام بیان کئے جائیں جیسے سنن ابن ماجہ و سنن ابوداؤد و سنن نسائی و سنن دارمی -
سکیر - اوسکو کہتے ہیں جس میں تاریخی احادیث مروی ہوں -
تفسیر - اوسکو کہتے ہیں جس میں قرآن مجید کی تفسیر کے متعلق احادیث مروی ہوں جیسے تفسیر مزیہ - و تفسیر ولیمی وغیرہ -

یعنی احادیث عقائد اور احادیث احکام اور احادیث فاق اور احادیث دلائل و شریک و شریک و قیام و قعود اور وہ احادیث جو تفسیر قرآن اور تاریخی امور اور سیر اور فن اور مناقب مشائخ کے متعلق حدیثیں ہوں ۱۱
تاریخ - صحابہ عام اس کے کہ حرف تہجی کے موافق ہو یا سوانق اسلام کے یا شریعت نسبت موافق ہو یا عجاظہ ۱۲
تاریخ - حرف تہجی کے موافق ہو یا فضیلت کے لحاظ سے
عام - اس سے کہ وہ شخص طبقہ صحابہ میں یا طبقہ تابعین یا تبع تابعین میں ۱۳
لغوی - یعنی احکام سے وہ احکام مراد ہیں جو باب الطہارت سے احکام و مسائل ہیں
سائل - علی ترتیب فقہ بیان کئے گئے -
سیر - کے دو قسم ہیں پہلی بد الخلق جس میں پیدائش انسان زمین و حیوانات و جن و ملائک و انبیاء سابقین و امت کے گزشتہ کے متعلق احادیث وارد ہوں
دوسری - قسم سیرت حسین خرت صلعم اور جناب صحابہ کرام و اہل عظام کے متعلق احادیث مروی ہوں جیسے سیرۃ ابن ہشام ۱۴

علم ادب - اوسکو کہتے ہیں جس میں اکل و شرب و سفر و قیام وغیرہ کے متعلق احادیث مروی ہوں۔

علم سلوک - اوسکو کہتے ہیں جس میں تہذیب و اخلاق کے احادیث مروی ہوں۔
علم مناقب - اوسکو کہتے ہیں جس میں فضائل و مناقب کے متعلق احادیث وارد ہوں۔

علم فتن - اوسکو کہتے ہیں جس میں احادیث فتن وارد ہوں۔
اربعین - اوسکو کہتے ہیں جس میں چالیس حدیثیں ایک باب میں آیا ابواب متفرقہ میں ایک سند یا اسانید متعددہ جمع کئے جائیں۔
ترجمۃ الباب - احادیث کو اون کے موافق تطبیق دینے کا نام ہے۔

فصل پہلی شرط راوی میں

وہ حسب ذیل چار ہیں

(۱)	شرط اسلام	(۱)
(۲)	ایضاً عقل	(۲)
(۳)	ایضاً ضبط	(۳)
(۴)	ایضاً عدالت	(۴)

(۱) عقل بدن انسان میں ایک ہر محرز ہے جو اشیا و غائیہ کو بالواسطہ اور بلاواسطہ سمجھ سکا کرتا ہے۔
(۲) ضبط راوی اس وقت معتد بہ ہوتا ہے جب کہ وہ بحال نشیہ (۱) شہیاد کا (۲) حفاظت (۳) یقین۔
شرط سے متصف ہو۔
(۳) راوی کا عادل ہونا اس وقت معتبر سمجھا جاتا ہے جب (۱) بالغ (۲) عاقل (۳) اوس میں حبشہ پانچ شرطیں پائے جاتی ہوں۔
اور ان شرط کی پوری پوری باتیں اور تعریفات ہم نے اپنے (۳) مسلم (۴) متفق (۵) ذی خلق و مروت۔
سالہ اصول فقہ میں بیان کیا ہے۔

فصل (۲) اقسام حدیث کے بیان میں

۱۔ احادیث کے اقسام متن و سند وغیرہ کے اعتبار سے ہوا کرتے ہیں جسکی تفصیل ذیل ہے
 حدیث صدیقی وہ حدیث ہے جس میں جناب باری کی روایت ہو جیسے قال اللہ
 سبحانہ تعالیٰ یوسف بنی ابن اد مرسیب اللہ
 وانا اللہ - ۲۸

۲۔ قولی وہ حدیث ہے جسکو آپ نے زبان خود فرمایا ہو جیسے
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذا

۳۔ فعلی وہ حدیث ہے جسکو آپ نے بذات خود کیا ہو جیسے
 رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعل کذا

۴۔ تقریری وہ حدیث ہے جسکو آپ کرتے دیکھیں اور مناسب
 نہ سمجھا ہو جیسے نفعل ین ید یہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کذا -

۵۔ مرفوع وہ حدیث ہے جسکی اسناد آپ تک پہنچتی ہو -

۶۔ موقوف وہ حدیث ہے جسکی اسناد صحابہ کرام تک
 پہنچتی ہو جیسے قال عباس کذا

۷۔ محدثین کے پاس خبر - حدیث کے مرادف بانی جاتی ہے جیسے سنت اور
 متفق مرادف حدیث ہے پس باین معنی دونوں میں نسبت مساوات کی ہوگی - یعنی جہاں
 حدیث صادق آئیگی وہاں خبر صادق آئیگی و بالعکس ایک مذہب یہ بھی ہے
 کہ حدیث منقول عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہیں - اور منقول عن الغیر
 کا نام خبر ہے - پس باین معنی ان دونوں میں نسبت عام خاص مطلق
 کی ہوگی - جیسے ہر حدیث خبر ہو سکتی ہے اور عکس ضرور
 نہیں ہے -

- ۷ حدیث مقطوع وہ حدیث ہے جسکی اسناد تا بعین تک پہنچتی ہو جیسے قال اعمش
- ۸ متواتر وہ حدیث ہے جسکی نسبت بوجہ کثرت رواۃ ثقہ طبعہ میں
- ۹ مشہور - وہ حدیث ہے جسکی دو سے زیادہ ہر طبقہ کے راویوں روایت کی ہو۔
- ۱۰ صحیح لذاتہ - وہ حدیث ہے جسین شرائط مذکورہ پائے جائیں۔
- ۱۱ صحیح لغیرہ - وہ حدیث ہے جسکی اسناد میں بعض شرائط مذکورہ نہ پائے جائیں مگر کسی حد سے جبر نقصان اسناد ہو جائے
- ۱۲ حسن لذاتہ وہ حدیث ہے جسکی اسناد میں جبر نقصان کسی دوسری وجہ سے نہوا ہو۔
- ۱۳ حسن لغیرہ - وہ حدیث ضعیف ہے جو متعدد طریقوں میں مروی ہو
- ۱۴ معلق - وہ حدیث ہے جسکی ابتداء اسناد سے کوئی راوی گرا ہو
- ۱۵ مفصل - وہ حدیث ہے جسکی اسناد اسناد پر پے در راویوں پر
- ۱۶ مرسل (۲) وہ حدیث ہے جسکی راوی تا بعین آخر اسناد گری ہو
- ۱۷ منقطع - وہ حدیث ہے جسکی راوی ایک یا زیادہ غیر منقطع گری ہو

(۱) موقوف و مقطوع کو اکثر ہی کہتے ہیں - ۱۲

(۲) خبر متواتر کے متواتر ہونے کی تعداد بعض نے ۴۴ شخصوں اور بعض نے ۵ اور بعض نے ۱۰ اور بعض نے ۱۲ اور بعض نے ۲۰ اور بعض نے ۷۰ اور بعض نے اس کے سوا مقرر کیا ہے۔ اور ہر ایک نے اپنی اپنی دلیل قائم کی ہے۔

(۳) ارسال میں مہمصری شرط ہے اور ملاقات مجہول الکلیف و راہم صاحبہم اور امام ما کے پاس حدیث مرسل مطلقاً مقبول ہے اور امام شافعی و م کے پاس وقتیکہ وہ کسی اور روئے سے توثیق پائے مقبول نہیں اور امام احمد کی اس مسئلہ میں موقوف ہیں

- ۱۸ حدیث منوع - وہ حدیث ہے جسکو راوی مطعون بالکذائب نے روایت کیا ہو
- ۱۹ " متروک - وہ حدیث ہے جسکے راوی کو حد میں جھوٹ کی تہمت لگی ہو
- ۲۰ " منکر - وہ حدیث ہے جسکو راوی ضعیف کے مخالف نے روایت کیا ہو
- ۲۱ " معطل - وہ حدیث ہے جسکے اسناد میں کوئی ایسی باریک علت ہو جسکے سبب سے صحت حدیث میں نقصان سمجھا جاتا ہے۔
- ۲۲ " علاج - وہ حدیث ہے جس میں راوی اپنے یا غیر کے کلام کو وضاحت معنی یا تفسیر مطلق یا بیان نعت کے غرض سے بڑھا دیا ہو۔
- ۲۳ " معکوب - وہ حدیث ہے جس کے راویوں کے نام مقدم ہو خرم ہو جائیں جیسے (عن حماد بن کعب و کعب بن حماد)

(۱) جس کسی کی غلط بیانی یا کثرت غفلت یا کثرت مسق محدثین کے پاس ظاہر ہو جائے تو ان جیسے کی حدیث محدثین کے پاس منکری سے بیانی جاتی ہو۔ نمبر ۱ سے نمبر ۲ تک اور ایک نمبر ۳ جو اقسام احادیث بیان کئے گئے ہیں ان احادیث کو علماء محدثین روایت کے مکشوف الحال ہونیکے وجہ سے اسباب عن فی الحدیث سے شمار کرتے ہیں۔ اور جناب لینا لٹوی شاہ عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ محدث ہلوی مضطرب کی یہ تعریف کی ہے (مضطرب حدیث ہے جسکے اسناد یا متن میں اختلاف واقع ہو اور اختلاف کے یہہ معنی ہیں کہ جو راوی مقدم تھا وہ مؤخر ہو جائے یا بالعکس یا کچھ کم تھا وہ زیادہ ہو جائے۔ یا بالعکس یا ایک راوی کی جگہ دو راوی یا ایک متن کی جگہ دو متن یا زیر کی جگہ زبیر یا زیر کی جگہ پیش یا سکون کی جگہ کوئی حرکت یا حرکت کی جگہ سکون رکھا جائے یا الفاظ کی تغیر یا متن یا اسناد کا اختصار۔ یا حذف یا غیرہ واقع ہو جائے (دیکھو رسالہ موصوف)

- ۲۴ حدیث چھینید وہ حدیث ہے جس کے اسناد متصل ہیں
کوئی ایک راوی زیادہ کر دیا جائے
- ۲۵ مضطرب - وہ حدیث ہے جسکی دوبارہ روایت پہلے
روایت کے مخالف ہو (منجۃ الفکر) صفحہ ۲۴
- ۲۶ متصل - وہ حدیث ہے جس کے اسناد میں سے کوئی راوی
مدرس - وہ حدیث ہے جس کا راوی اپنے شیخ کو کسی غرض
سے چھپائے اور شیخ الشیخ سے روایت کرے
مگر ایسے الفاظ میں جس سے سماع کا وہم ہو سکتا ہو
- ۲۸ متابع - وہ حدیث ہے جسکو ایک راوی نے کسی دوسرے
راوی کے موافق روایت کی ہو۔

۲۹ شائد (۲) ایضا
۳۰ ضعیف - وہ حدیث ہے جس کے اسناد میں (رواۃ متصل نہیں

(۱) تالیس میں اصل شیخ کی ملاقات شرط ہے۔ مدرس کی روایت میں تالیس کا اضافہ
(۲) متابعت سے صرف تالیس و تقویت سمجھی جاتی ہے۔ اسکو بلازم نہیں کہ اصل حدیث کے ساتھ
مرتبہ میں ہی مساوی ہو جائے اور یہ متابعت کہی نفس ہی میں ہو کرتی ہے اور کہی نفس شیخ میں
اور جو متابعت کہی نفس ہی میں ہو کرتی ہے اور وہ نسبت شیخ کے متابعت کے نہایت کم ہے
اور کامل سمجھی جاتی ہے اور متابعت میں شرط اس بات کی مانی جاتی ہے کہ وہ حدیث فی الواقع
دو حدیثیں ایک ہی راوی سے ہوں گے یہ قول اس قول سے مرع نہیں سمجھا جاتا جس میں یہ
مخصوص کر دیا ہے کہ اگر موافقت صرف نفلوں ہی میں ہو تو اس حدیث کو حدیث متابع
کہتے ہیں اور اگر صرف معنی ہی میں موافقت پائی جاتی ہو تو اسکو حدیث شائد کہتے ہیں عام
اس سے کہ یہ حدیث شخص واحد سے مروی ہو یا کئی سے۔ قول فیصل یہ ہے کہ ان
دونوں میں اتحاد ذاتی اور تعبا کراعتی ہے ۱۲

۳۱ حدیث مصحف - وہ حدیث ہے جس میں تغیر لفظ یا حرکات

وسکناات ہو جیسے (من صام رمضان واتبه
ستاً من شوال) کی حدیث میں ابو بکر صلی اللہ علیہ وسلم نے
(ستاً) کا (شیئاً) بشین معجہ ویائے تحانیہ بنا دیا

محرف - وہ حدیث ہے جس میں تغیر شکل ہو جیسے جعفر

جعفر پہلے بن ساد ہلہ ہے اور ووسری میں
فارس الراہمہلین - یا ابی کا ابی بالاضافہ

مروی ہو جائے۔

مختلف - وہ دو حدیثیں ہیں جن میں بظاہر تضاد ہو اور

نفی تضاد کے ساتھ جمع ہو جائے - کیجائے

معنعن - وہ حدیث ہے جسکی تمام سائیں (بلفظ عن) روا

(۱) صاحب خلاصہ نے حسب اقسام تصحیف بیان کئے ہیں (۱) تصحیف بالبصر خواہ

تن میں ہو جسکی مثال اوپر گندی خواہ سند میں ہو جیسے یحییٰ بن معین حر احباب الراہی

المہملہ والجمیم المجمعہ کو حر احباب الراہی المجمعہ والحاہی المہملہ کے ساتھ

تصحیف کیا ہے (۲) تصحیف بالسمع خواہ سند میں ہو جیسے عاصم الاحول کی تصحیف اصل

الا حدب کے ساتھ کی گئی - خواہ تن میں ہو جیسے زجاج بالزاد البجہ کی تصحیف

جاج بالذال المہملہ کے ساتھ کر دی گئی۔

(۳) تصحیف معنایہ جیسے صحیح حدیثوں میں وارد ہے کہ (انہ مسلم علی اے غفرق)

اور دوسری نے یہ خیال کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز قبلہ سے

طرف غنیمہ کے پٹھے ہے۔ اس قسم کا تبدل و تغیر اکثر باہم محدثین

میں عداوت سے استخوان ہو کر تاہم صحیح بخاری اور عقیلی کے

باہم ہوا ہے مگر جبہ تبدل و تغیر دوسری طور پر کرنا سخت نا جائز ہے۔ جب

استخوان ہوا ہے تو پھر نا جائز ہے۔

۳۵ حدیث مسلسل (۱) وہ حدیث ہے جسکی روایت میں تابع رجال کا حضور

گرامی تک ایک ہی طریقہ سے مروی ہو۔ مثلاً لفظ سمعت یا خبرنا باللہ یا اخذ بیہم (علیٰ ہذا ساری سنار میں ایسے ہی الفاظ ہوں جیسے سمعت فلا نا بقول سمعت فلا نا بقول سمعت فلا نا بقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا یون مری ہو۔) خبرنا واللہ فلاں قال خبرنا واللہ فلاں قال خبرنا واللہ فلاں قال خبرنا واللہ رسول

(۲) صلی اللہ علیہ وسلم و قس علیہ البواقی

۳۶ محفوظ - وہ حدیث ہے جسکو راوی ثقہ کے خلاف دوسرے راوی ثقہ نے روایت کی ہو۔

۳۷ شاذ ایضاً

۳۸ غریب - وہ حدیث ہے جسکو شخص واحد نے روایت کی ہو۔

۳۹ عزیز (۳) وہ حدیث ہے جسکو دور راوی و شخصوں نے روایت کرین

۴۰ جہتم (۴) وہ حدیث ہے جسکی سند میں (اخبار ثقیب یا حدیثی رجل کے واقع ہو۔

(۱) متبعین میں جو مسلسل میں مروج ہیں (۱) صنف سمعت النبی و انجری (۲) قرأت علیہ (۳) قری علیہ اناسیع (۴) انبائی (۵) تاوینی (۶) شافہنی (۷) کتب آتی (۸) لفظ عن یا اور کوئی

جس سے سماع یا عدم سماع اور اجاز کا احتمال ہو منجندہ الفکر (۲) فی الواقع یہ دونوں حدیثیں آپس میں اتحاد ذاتی اور تغایر اعتباری رکھتے ہیں یعنی جس روایت کے دور راوی، ثقہ مانے جاتے ہوں یا نہیں جانتے ہی کی وجہ سے یہاں تک کہ وہ کوئی شخص ہو جس سے روایت ہوئی ہو (۳) اسکے بہر معنی میں کہ ہر قرن میں ایک حدیث کو کم از کم دور راوی کم از کم دو شخصوں نے روایت کر چکی ہو (۴) حدیث بہر معنی میں کہ ہر قرن میں ایک حدیث کو کم از کم دور راوی کم از کم دو شخصوں نے روایت کر چکی ہو (۵) حدیث بہر معنی میں کہ ہر قرن میں ایک حدیث کو کم از کم دور راوی کم از کم دو شخصوں نے روایت کر چکی ہو (۶) حدیث بہر معنی میں کہ ہر قرن میں ایک حدیث کو کم از کم دور راوی کم از کم دو شخصوں نے روایت کر چکی ہو (۷) حدیث بہر معنی میں کہ ہر قرن میں ایک حدیث کو کم از کم دور راوی کم از کم دو شخصوں نے روایت کر چکی ہو (۸) حدیث بہر معنی میں کہ ہر قرن میں ایک حدیث کو کم از کم دور راوی کم از کم دو شخصوں نے روایت کر چکی ہو (۹) حدیث بہر معنی میں کہ ہر قرن میں ایک حدیث کو کم از کم دور راوی کم از کم دو شخصوں نے روایت کر چکی ہو (۱۰) حدیث بہر معنی میں کہ ہر قرن میں ایک حدیث کو کم از کم دور راوی کم از کم دو شخصوں نے روایت کر چکی ہو

میں نے کہا کہ یہ سب کچھ ہے۔ بخدا علیہ السلام

کی کنیتیں ایک ہی ہو اور اشخاص مختلف

منفق مومن یا نقطاً مختلف (۳)

متفق ہوں اور اسامی اباروات نقطاً مختلف

یاد باغس

راوی صغیر سے روایت کی ہو۔

راوی کبیر سے روایت کی ہو۔

اور متفق والمفترقین دور اویون کے باہمی اسکا اتحاد ثابت ہوتا ہے اور باہمی

استعداد اس طرح ہوگا کہ ان دونوں رادیوں کا نام ایک ہی بار اور ان دونوں کے نام اور ان دونوں کے باپ کے نام

(ایک سو) ہزار روٹوں نام اور اون دونوں کے باپ کے نام اور اون دونوں دادا کے نام ایک سو

یا اون دونوں کے نام اور ان دونوں کے باپ کے نام اور ان دونوں کے دادا کے نام اور ان کے دادا کے دادا کے

اکسے (حدیث مہمل میں حسبہ راخانات تے وہ یہاں ہی ملحوظ میں

(۲) اسکا راتہ سے عموم مراد ہے یعنی راوی بایں زیادہ راہ انقلاب میں یا کثرت

(۲) نقطۂ اختلاف جو جسے (یہی) بیانیہ تخانیہ حامی مہلہ اور (سچی) انون و بچیم عجین یا شکی اختلاف ہے

(شیراز بن نعمان) بنین معجمه و حامی معلمه و (سیراچ) بن نعمان بین معلمه و حیم معجمه استاد بخاری

(۴۷) صغیر کے یہ معنی ہیں کہ وہ راوی (سن) یا (عقل) یا (تقدم طبقہ) یا (ریاست علمی) یا قوت حافظہ

مین کم مانا جاتا جو۔ مثلاً روایت باب کی بیٹے سے بھی ہو کر لے لی اور استاد کی شاگرد سے اور تابعی کی تبع تابعی

۵۔ کاروائی۔ اصاعہ، کار سے و علی العموم بخاتون کے پاس شائع ہے۔

حدیث میں طعن ابو جہرہ ذیل ہو سکتا ہے

- (۱) بدعت (دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کوئی نئی چال چلنا اور بدعتی اور مطمح نفس اور ارباب مذاہب باطلہ (مثل خارجی و قدری و تشیعی و فاضلی و غیر وغیرہ) کی مرد و عورت کی حاجت احتیاطاً مقبول نہیں سمجھے جاتے ہیں۔
- (۲) نمبر (۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵) کی رو سے راوی کی عدالت پر طعن ہو سکتا ہے جیسے نمبر (۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰) کے نسخہ راوی کا ضبط مطعون ہوتا ہے۔

فصل ۴۴ مراتب صحیح

جبکو شرف تقدم اضافی حاصل ہے

وہ حسب ذیل (۱) قسم پرین

قسم ۱	جبکو حضرت بخاری اور مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا ہے
۲	جبکی تخریج صرف حضرت بخاری سے ہوئی ہو
۳	جبکی تخریج حضرت مسلم سے ہوئی ہو
۴	جبکی تخریج شیخین کے شروط پر ہوئی ہو
۵	جبکی تخریج صرف شرط بخاری سے ہوئی ہو
۶	جبکی تخریج صرف مسلم سے ہوئی کی شرط ہوئی ہو
۷	جبکی تخریج شروط شیخین پر ہوئی ہو

علماء محدثین کے پاس یہ امر طے شدہ ہے کہ کتاب اللہ کے بعد کوئی کتاب ایسی نہیں جو پایہ صحت کو پہونچے مگر کتاب صحیح بخاری اور مسلم۔ اور ان کے صحت کا منشا یہ ہی سمجھا جاتا ہے کہ اوہون نے اون راویوں کے شروط اپنے کچھ قائم کئے جسے ناگزیر اودن کا وثوق ماننے کے لائق ہے اور جب ان ہی شروط پر کسی اور احادیث کی تخریج ہوئے تو وہ ہی احادیث صحیح ہو سکتے ہیں اور شروط شیخین میں اختلاف ہے اور وجہ اختلاف یہ سمجھی جاتی ہے کہ اوہون نے اپنی ذاتی تصنیفات میں کہیں صحیح انکی اور نہ کسی غیر کتابوں میں مسلم بند کیا اب جبکہ شروط متحقق ہوئیں وہ صرف انکی کتاب میں اور تصنیفات کے دیکھنے اور تتبع کرنے سے یقینی حصر کا کافی اطمینان نہیں دلاتے اس لئے جبکہ راسخ ہوئے وہ حسب ذیل میں۔

(۱) نمبر ۱ کو متفق علیہ ہی کہتے ہیں۔ اور احادیث متفق علیہ (۲۳۳۶) میں وہاں یہ لکھا ہے۔

(بخاری رحمہ کے پاس حدیث کے صحیح ہونیکے لئے یہ تین شرطیں ہیں)

- | | | |
|---|-----|--|
| ۱ | شرط | حدیث متصل الاسناد ہو۔ |
| ۲ | " | طول ملازمت ہو۔ ^(۱) |
| ۳ | " | راوی طبقہ اولی کا مشہور ثقہ ہو۔ ^(۲) |
| ۴ | " | راوی سے مروی عنہ کی ملاقات ہو۔ |
- (مسلم رحمہ کے پاس حدیث کے صحیح ہونیکے لئے یہ تین شرطیں ہیں)
- | | | |
|---|-----|---------------------------------|
| ۱ | شرط | حدیث متصل الاسناد ہو۔ |
| ۲ | " | از ابتدا تا انتہا روایت ثقہ ہوں |
| ۳ | " | روایت ہم عصر ہوں۔ |
| ۴ | " | روایت مشہور ہوں |
| ۵ | " | شذوذ و علت سے سالم ہو۔ |

یا شرط شیخین سے مخصوص رجال مراد ہیں۔

(۱) طول ملازمت کے یہ معنی ہیں کہ راوی اپنے شیخ کی خدمت میں سالہائے سال سفر حضار کا جو جیسے عقیل بن خالد اور یونس بن حریذ اور سفیان عینی اور سعید بن ابی حمزہ (۲) مشہور ثقہ سے یہ مراد ہے کہ راوی مسلم صادق مدلس ہو نہ تخطی ہو اور صفات عدالت سے متصف ہو اور ضابطہ اور تحفظ سلیم الذہن ذلیل العیون سلیم الاعتقاد ہو۔ گو یہ شرط مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ہی ملحقین مگر فرق اس قدر ہے کہ وہ مسلم رحمہ طبقہ اولی کے راوی اور طبقہ ثانیہ کے راوی جیسے اوزاعی اور لیث بن سعد بن ابی ذئب اور طبقہ ثالثہ کے راوی جیسے جعفر بن عرفان اور سفیان بن حسین اور اسحاق بن یحییٰ کلبی۔ اور طبقہ رابعہ کے راوی جیسے زعم بن صالح اور معاویہ بن یحییٰ صدیقی۔ اور طبقہ خامسہ کے راوی جیسے عبد القدوس بن حبیب و حکیم بن عبد اللہ اور محمد بن سعید و صلوٰۃ بن عیوب وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور بخاری رحمہ اولی کے مشہور صحابہ اور ہی تعلیقات میں طبقہ ثانیہ کے راویوں جو متصف بقائماندہ ہیں۔

فصل (۵) کتاب حدیث و جہ کے بیان میں

وہ حسب ذیل (۶) میں

(۱) کتاب جامع صحیح بخاری

(بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر تاریخی احوال)

بخاری کے مصنف ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بکر بن
 گیارہویں طبقہ سے شمار کئے جاتے ہیں۔
 یہ صاحب بخاری کے رہنے والے شافعی مذہب کے پابند ۱۷ شوال ۱۹۷ھ
 جمعیہ پید ہوئے۔ لڑکپن ہی میں آنکھیں کمزور ہو گئیں جس سے اون کے والد کو
 سخت رنج و ملال تھا صحت کی دعائیں کرتے اور فتنیں سناتے۔ حسن دعا کا
 یہ اثر پڑا کہ (ابراہیم خلیل مد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) کو کسی دن خواب
 میں دیکھا کہ آپ علیہ السلام (فرماتے ہیں کہ جناب اللہ تعالیٰ تیرے لڑکے کی آنکھیں تیری
 دعاؤں کی بدولت سرفراز فرمائے ہیں) وہ علی الصبا آنکھ کھولتے کیا بین کہ
 لڑکے کے دونوں آنکھیں نہایت نور بشارت کے آفتاب کے ساتھ چمک رہی ہیں
 بشارت کا نور ظاہری اور حسن نیت کی سچی تعمیر تھی۔ مگر حقیقت میں خدا نے
 بشارت باطنی کا بڑا حصہ عنایت فرمایا تھا جس سے محمدی شریعت کا ٹٹمنا چرغ
 روشن ہو گیا۔ کم سنی سے حدیثوں کے یاد کرنے کا شوق اور علماؤں کے صحبت
 میں بیٹھنے کا ذوق یقین دلاتا تھا کہ (یہ لڑکا ہونہار ہے) سولہین سال اس کی
 کی ساری کتابیں اور دیکھ کے پورے نسخے اور لاکھوں حدیثیں یاد کئے اور کرو
 طلبہ چشمہ فیض سے شاداب ہوئے۔ اپنی زندگی میں ۵۰۰۰ (۵۰۰۰) طلبہ کو نعمت عظمیٰ عطا
 سے سرفراز کیا۔ صحیح بخاری کی ہر حدیث (غسل اور شفع) کے ساتھ لکھے جاتی
 شیخ کے ادب کا کافی ثبوت ہے۔

شیخ کا حافظہ حسرت کے لائق تھا چنانچہ حامد بن اسمعیل مہاجر بن حضرت
بخاری رحم سے یہ بات کہی کہ (آپ اپنی عزیز اوقات کا بڑا حصہ بیکار سمیع مہاجر
میں کیوں ضائع کرتے ہو۔ دوات رکھتے ہو نہ قلم۔ کچھ یاد کرتے ہو نہ مکرار
لکھتے ہو نہ دیکھتے ہو۔ پہرا حدیث کا سنانہ سنا فائدہ ہی کیا دیگا)
جب آپ کے ہم درس شیخ دوات و قلم کے رکھنے پر سخت مجبور کیا بخاری رحم نے
کئی دن کے بعد جواب دیا کہ میں اپنی عزیز اوقات کے ضائع کرنے کے غرض سے
نہیں آتا بلکہ تحصیل علوم منظور ہے۔ آپ کو اگر میرے حافظہ کا موازنہ کرنا منظور
ہے تو بوسم اعدا اپنے صحیح لکھے ہوئے کتابوں کے ساتھ مقابلہ کر لیجئے۔
جس سے میری تصنیع اوقات کا کافی ثبوت مل جائیگا۔

پھر تو یہ آن پڑی کہ حامد بن اسمعیل نے اپنے (۱۵۰۰) ہزار صحیح لکھے ہوئے
حدیثوں کو شیخ کے یاد سے درست کئے۔

شیخ کو دوا کہہ غیر صحیح اور ایک لاکھ صحیح کافی اطمینان کے لائق حدیثیں یاد ہیں
صحیح بخاری میں (۷۷۵) جس میں (۴۷۰۰) بلا تکرار اور (۳۷۵) مکرر مروی ہیں
شیخ کی خبر تنگ میں جو سفر قند سے دو کوس پر واقع ہے شب شنبہ عید الفطر کی
رات عشا کے وقت وفات ہوئی اور غرہ سوال شدہ کو نماز ظہر کے بعد شیخ
کی تجہیز و تکفین کی گئی۔

مخصوص جہ شیخ کی خزانہ میں رونق افروزی کی یہ تھی کہ امیر بخارا نے شیخ کو
اپنے لڑکوں کی تعلیم کی غرض سے مجبور کیا۔ شیخ محتاط آدمی تھے۔ علم
حدیث امیر کے گہرا ڈیرے کو نامناسب سمجھا۔ اور جا بجا یہ تحریر کی کہ میں
علم حدیث کو ذلیل نہیں کر سکتا اگر تجھے اپنے لڑکوں کی تعلیم منظور ہے تو یہاں
حدیث کے متعدد حلقہ ہوتے ہیں شریک کرو ان کو نامناسب نہ سمجھے امیر نے
یہ جواب تحریر کیا کہ میرے لڑکوں کا منصبی اقتضا یہ نہیں ہے کہ معمولی لڑکوں
کے ساتھ مل بیٹھیں اور درس و تدریس میں اپنے عزیز اوقات کو صرف کریں۔

ہاں اگر یہ ہو سکے کہ تعلیم کے وقت کوئی معمولی طالب العلم نہ رہے اور خصوصاً
امیر زادے ہی متغیض ہوں اور نقیب چوہدر شاگرد پیشہ دروازے پر درست
کھڑے رہیں اور جیکو آنے نہ دیں۔ تو البتہ میں اپنے سچے دل سے لڑ کون کے
بہننے میں دریع نہ کروں گا۔ شیخ کو بہہ ناگوار گذرا پہراک ایسا سو کہا سا کہا جوا
سنایا کہ یہ علم ہی کسی معمولی آدمی کی میراث نہیں بلکہ پیغمبری میراث ہے
جس کے سارے میراث مستحق ہے۔ مجھے تعلیم نہیں ہو سکتی قصور معاف کسی کو دیکھئے
امیر کو اس عدول حکم کی سخت رنج رہا۔ اپنی جگہ رویا۔ پیشا۔ دل میں گرہ بند کی
موقع تاکا کیا آخر کچھ نہ چلا سو جہی تو یہ ہو جہی کہ شیخ کے نصائیف مذہب
و احتہاد میں طعن و تخطی کرنی چاہئے۔ علماء ظاہر کو جمع کر کے طعن و تخطی شروع کی
شیخ کی بد چلنی کی نسبت محض تیار کر ائے جس سے شیخ کو ناگزیر بخارا جانا پڑا۔
مگر شیخ کی پر زور بد دعا کا بہتہ نہ پڑا کہ تھوڑے ہی زمانہ میں امیر بخارا کی معزولی کا
حکم صادر ہوا اس بد وضعی کے ساتھ کہ امیر بخارا کو گدھے پر سوار کر کے سارے
شہر کے گلی کوچہ گہا کر خدمت سے علیحدہ کر دیا جائے۔ اور جبکہ علماء ظواہر
نے ہمارے شیخ کی نسبت بدینتی کا کامل حصہ بدول فرمایا تھا اور سید
خوار و ذلت کا پورا حصہ پایا۔ یہ شیخ کی خباب معمولی نہ سمجھ جائے یہ وہ
فات مقدس ہے جس کے انتظار میں خباب سرور کائنات مع اصحاب کبار منتظر
سر راہ تشریف فرما تھے۔

قصہ یہ ہے کہ کسی بزرگ نیر علی لواحد کا بیان ہے کہ میں خباب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم
خواب میں دیکھا کہ آپ مع صحابہ کرام سر راہ کسی کے منتظر سے تشریف فرما ہیں۔ میں
ادب قرآن اسلام بجالا کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظار میں آپ صحابہ کرام منتظر
میں حضرت صلعم نے ارشاد فرمایا کہ میں ایک سچے دوست کے انتظار میں کھڑا ہوں اور وہ
محمد بن اسماعیل بخاری ہے، عرض شیخ بخاری سے پہلے پہل پیشا پور تشریف لیگے پھر مان سے
خزرتک پہر وار البقا کو سدائے۔ انا لله وانا الیہ راجعون

۲ کتاب جامع صحیح مسلم شریف

مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر تاریخی احوال

مسلم کے مصنف ابوالحسن مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورمین کو شاذ القسریٰ بن مینا پور کے رہنے والے
 مذہب شافعی کے پابند مسلمان بن پیدا ہوئے انکا لقب ابوالدین تھا یہ بھی فاضل حدیث بن کمال
 پورا انصاف کہتے تھے ابوذرہ رازی اور ابو حاتم جیسے فضلاء لوگ انکی امامت کو مانتے تھے
 اور اپنا پیشوا بنانا نیکو فخر سمجھتے تھے۔ اوس زمانہ کے بڑے بڑے علماء محدثین نے انکی شاگردی کو
 اپنی عزت اخروی کا سبب سمجھتا تھا اس شیخ کے فطری مادہ کا اقتضا ظاہری نفاست و
 باطنی نزاکت پر مبنی تھا انکی تجزی اور اختصاری لکھنے کا طریقہ اور حسن سابق متون اور اسناد کی
 سرسری تقریر اور انتشاری امور کا انضباط اس فن کے علماؤں کو مسح کر لیا تھا۔ ان کے پاس ہی
 سموعی (۷۰۰۰۰۰) حدیثیں موجود تھیں جن میں اس صحیح مسلم کو نہایت ہی تورع اور احتیاط
 کے ساتھ انتخاب فرمایا۔ صحیح حدیث کے پرکھنے میں پرکار تھے صحیح کو مستقیم سے اس خوبی کیساتھ متنازع
 کر دیا کہ انچہ پہلے معصرون سے تو کیا بلکہ بعض مومنین حضرت بخاری سے بھی نہوسکتا۔ اس صحیح
 قطع نظر اور ہی ایسے تصنیفات میں جسکی نسبت عقل سلیم سچی شہادت کیساتھ عمدگی کا یقین آتی ہے۔
 حضرت مسلم کی طبعی بات تھی کہ حدیث کے تذکرہ کا مجلس میں سے پہلے کامیابی کے پورے نمبر حاصل
 کرتے مگر اتفاقاً ایک ایسی حدیث پوچھی گئی جس میں انکو تردد رہا (۳۰۰۰۰۰) حدیث کے توشہ کو الٹ
 پھیر کرنے لگے تلاش حدیث کا استفاداتی عالم حضرت کے ذاتی نفع و نقصان پہ لایا تلاش حدیث
 کیا تھی گویا ان کے حق میں علایہ موت تھا قصہ یہ ہوا کہ شیخ کے پاس نیل بہر سے کچھ روپیے
 دہری رکھی تھی آپ تلاش حدیث میں بطریق نقل تبادل فرماتے اور پرانے
 دفتر کے اوراق اٹھتے آخر کار یہ ہوا کہ وہ حدیث

اسی پرانے دفتر سے نکل آئی اور ادھر

بہری زمیں تمام ہوئی بیٹ پہل گیا اور شب کیشہ کو وفات ہوئی ۲۵ ربیع الثانی ۲۶۱
 برزخ شہید شہید کفین کی گئی **و اما لله و اما لہ راجعون**

۳ کتاب سنن ابی داؤد

ابوداؤد کے مختصر تاریخی احوال

سنن ابی داؤد کے مصنف ابوداؤد سلیمان بن اشعث بن اسحاق بشیر بن شداد بن عمرو بن عمران ازدی میں سمیتان جو سندھ و ہرات کے بائیں قندھار کے متصل واقع ہے مصنف کا اصلی وطن تھا۔ یہہ بھی مذہب شافعی کے پابند تھے سندھ میں پیدا ہوئے۔ شیخ کے علمی شوق نے مصر شام۔ حجاز۔ عراق۔ خراسان۔ اور جو نامی گرامی جزائر جبین حدیث کے چرچے۔ اور اسلامی ترقی کے دلوں نے اپنی شہرت کے آوازہ فلک نیم پر گونجتے تھے سیر کرانے پر مجبور کیا شیخ کی فطرتی چال چلن کمال کی راغب تھی جہاں آوازہ حسن و کمال سن پایا فوراً اپنے ارادہ کی باگ موڑی مصیبتیں جہیلی پھر اس کمال کے تحصیل میں کوئی بات نہ چھوڑی۔

شیخ کی سیاحتی نے ان کے سچے ارادہ کا نیک نتیجہ یہہ کیا یا کہ فن حدیث میں (.....) لاک حدیث کا حافظہ اور معصرون کا حشر تک یہہ منظر چلتا پڑا بنایا۔ زید تقوا اصلاح چھوٹے چھوٹے باتوں میں بے ساختہ عادت ثانیہ کا کام دیتے تھے۔ دینی جہات میں احتیاطی مسائل کا نظیر اپنے آپ ہی کو دکھایا تھا۔ بڑے بڑے علماء محدثین نے اپنی خالص نیت اور سچے دل سے شاکردی اختیار کی تھی اس زمانہ کے ہر معصوم شیخ کی علمی لیاقت کو خوب مانتے تھے۔ چنانچہ موسیٰ بن ہارون شیخ کے زمانہ کے ایک مقدس دنیدار آدمی کا بیان ہے کہ (ابوداؤد کو خدا نے دنیا میں حدیث ہی کے لئے اور آخرت میں جنت ہی کیلئے پیدا کیا ہے) ابوبکر بن داؤد کا بیٹا (اور (لولوی) اور (ابن اعرابی) اور (ابن واسع) یہہ چار شخص نہایت ہی نامی گرامی فخر محدثین شیخ کے شاگردوں میں گذرے۔ شیخ نے بخلاف ان احادیث کے (۵۸۰) احادیث کو اس التزام کے ساتھ کہ (اس سنن میں صرف صحیح حدیثیں یا حدیث حسنہ مروی ہوں) منتخب کر کے اپنے ہتھ

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کئے امام نے اپنی گہری نگاہ سے حرفاً حرفاً یا لاسیحاب ملاحظہ فرما کر نہایت پسند کیا اور تعریف کی ۔

ان مروی احادیث میں چار حدیثیں ایسے بیان کی گئی ہیں جو عقلمند کے دین میں عمل کرنے کو کافی سمجھی جاتی ہیں ۔ اس کے معنی یہ نہیں کہ علوم دینی اور ضروری مسائل چھوڑ چھاڑ کر صرف انہیں چار پر عمل کرے بلکہ ضروری اصول اور فروعی جزئیات سے واقف ہو کر عمل کرے جس سے مجتہد اور مرشد کی ضرورت نہ ہو ۔

وہ حسب ذیل ہیں

۱	حدیث	انما الاعمال بالنیات
۲	"	من جن اسلام المرء ترکہ الا لعینہ
۳	"	لا یومن احدکم حتی یحب خیرہ
		ما یحب لنفسہ
۴	"	الحلال بین والحرام بین وینمما
		مشتبهات فمن اتقى الشبهات
		استبرأ لدينه
		غرض شیخ نے اپنے ابدی بقا کا بڑا وسیلہ اور سرمدی سعادت کا بڑا ذریعہ سطح زمین پر چھوڑا اور
		دو اشوال مسئلہ ظاہری وجود کا
		لباس ناک مضر کے رنگا
		لا اله الا الله محمد رسول الله

۴ کتاب جامع ترمذی

ترمذی کے مختصر تاریخی احوال

جامع ترمذی کے مصنف ابو عیسیٰ محمد بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمیٰ بن
 بوغ جھوٹا سا قریہ جو ترمذ سے چہہ کوس پر واقع ہے اصل وطن تہاندہب
 شافعی کے پابند تھے ^(۱) مین پیدا ہوئے۔
 ترمذی رحمت اللہ علیہ کی عمر کا بڑا حصہ علوم دینی کے تحصیل میں گزرا کبھی بصرہ
 گئے۔ کبھی کوفہ۔ کبھی خراسان گئے کبھی حجاز۔ غرض متعدد شہروں میں
 دینی علوم کی تحصیل کئے۔
 فن حدیث میں بیہود تصنیفوں کا ابدی بقا کے لئے یادگار چھوڑا۔ جامع ترمذی
 اور کتابوں کے نسبت بچند حیثیات ترجیح دینی کوئی نامناسب نہیں یہہ
 ظاہر ہے کہ ترتیب اور عدم تکرار اور مذاہب فقہ کے مختلف مسائل باوجود
 استدلال اور اقسام احادیث کے تحقیقی ضروری باتیں اور راویوں کے نام اور
 انقباط و کثرتیں جس خوبی کے ساتھ اونہوں نے بیان کیا ہے کسی نے کم کیا ہوگا
 ترمذی رحمہ اللہ کا نابینا ہونا زہد و اتقا اور خوف خدا میں صبح و شام رونیکا کافی ثبوت
 ہو سکتا ہے۔ شیخ کا حافظہ لوح محفوظ کے نمونہ سے کچھ کم نہ تھا بخاری رحمتہ اللہ
 علیہ کے خلیفہ کیا جائے تو بجا ہے۔ مگر جانے سے پہلے اپنے شیخ سے دو جز حدیثوں
 پرچہ لکھے تھے مگر اس قدر فصاحت نلی جو لکھی حدیثوں کی صحت ہی کر لیتے۔ جس اتفاق
 کہ کے راستہ میں شیخ سے ملاقات ہوئی موقعہ پا کر عرض کئے کہ محمد دما میں نے
 دو جز حدیثوں کے پرچہ اس سے پہلے لکھے تو تھے مگر صحت کا کافی موقع نہ ملا غالباً
 میرا خیال غلط ہوگا کہ اس موقع میں صحت کرکوں شیخ نے اتفاق کیا اور کہا
 کردہ لکھی حدیثوں کے پرچہ لے آؤ اور میری یاد سے مقابلہ کر لو نصیبوں کی خوبی
 وہ لکھی حدیثوں کے پرچہ پہلے ہی سے کم ہو چکے تھے۔ ترمذی رحمہ اللہ خالی پرچہ

ما تہ من لیکر یا ادب و ذرا نوشا گردانہ شیخ کے سامنے آ بیٹھے شیخ حدیثین
پڑھنے لگے یہ بھال شوق دل لگائے پر چونکہ جہانگاہ سنے جاتے تھے
ناگاہ شیخ کی نظر ہاتھ کے خالی پر چون پر پڑی وہ نہایت جھنجھلا کر فرمائے کیا تو
مجھ سے دل لگی کیا چاہتا ہے ترمذی رحمت اللہ علیہ نے عرض کی کہ خیر و ما صبح
پاس سے وہ لکھے پرچے حدیثوں کے جاتے رہے مگر مجھے اعادة بیت کے لکھے
پر چون سنے پادہ اطمینان کے لائق یا دین شیخ نے کہا اچھا۔ پڑھ سناؤ۔
ترمذی رحم نے لکھے پر چون کے پورے حدیثیں بے تکلف پڑھ سنائے شیخ کو
سخت تعجب ہوا اور کہا کہ مجھے کافی اطمینان نہیں ہو سکتا کہ ایک ہی بار کے
سننے میں دو جز کے حدیثیں معہ سناؤ کے یاد ہو جائیں۔ بلکہ یہ حتمال ہو سکتا ہے
کہ پہلے ہی کے یاد کئے ہوں گے ترمذی رحم نے عرض کی (جی نہیں) بلکہ اسی وقت
سنے میں اور یاد کی ہیں۔ اگر جی چاہے پہر کوئی امتحان کیجئے۔

شیخ نے امتحان چالیس حدیثیں معہ سناؤ اس جلدی کے ساتھ بیان کئے کہ وہ میں
آدمی کو یہی ایک بار کے ساعت کافی اطمینان کے لائق نہیں ہو سکتی مگر ترمذی رحم
نے بالید یہی بلا تکلف اس کی کیا تہ صاف سنائے جیسے کوئی پرانا فاضل سنا تا ہے ترمذی
یہ پہلا امتحان تھا ایسے سیکڑوں امتحان میں کامیابی کے پورے نمبر پاتے تھے
ترمذی رحمت اللہ علیہ نے اپنے جامع کو پوری مرتب کر کے علماء محدثین حجاز کے
روبرو پیش کیا انہوں نے تعقیب کی نظر سے دیکھا اور پسند کیا پھر عراقی علماء
محدثین کے پاس لیکے وہ بھی ہنرمندان ہوئے اور تعریف کی پھر علمائے خراسان
کو دکھلایا انہوں نے بھی پسند فرمایا اور تحمیں کی جب علمائے احن ظاہر
اور باطنی پر اتفاق ہوا تو ترمذی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی جامع کو رواج

دید یا چنا سچا آج تک مروی ہے۔ ترمذی
رحمۃ اللہ علیہ شب و شبہ ۷۰ رجب ۲۵۹ ھ بمقام ترمذ

انتقال فرمائے۔ لا الہ الا اللہ و انا الیہ راجعون۔

ہ کتاب سنن نسائی

نسائی کے مختصر تاریخی احوال

سنن نسائی کے مصنف ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی بن بحر بن سلمان بن یزید بن خراسان بن نسائی شہر صنف کا اصلی وطن تھا مذہب شافعی کے پابند تھے سنہ ۲۴۱ھ میں سنن نسائی رحمۃ اللہ علیہ درویش سال قتبہ بن سعید بغدادی بلخی کے پاس ایک سو دو مہینے علم حاصل کیا (بلخی شافعی مذہب ہے) اور صوم داودی ہمیشہ رکھا کرتے تھے۔ کثیر الحجاء بھی بلا گئے تھے چار بیویاں تھیں ہر شب ہر ایک کے پاس جا کر سوتے تھے۔ (۱) غرض نسائی رح نے خراسان۔ حجاز۔ عراق۔ شام۔ مصر۔ بلخ۔ جزائر وغیرہ کی سیر فرمائی میں کمال پیدا کیا۔ جب سنن نسائی کی تصنیف فارغ ہوئے۔ اس زمانہ کے امیر نے ان سے پوچھا (کیا آپ کی یہ سنن نسائی پورے صحیح حدیثوں کا مجموعہ ہے) انہوں نے جواب دیا (نہیں) بلکہ صحیح۔ حسن۔ دونوں حدیثیں اوس میں مروی ہیں۔ امیر نسائی رح سے یہ درخواست کی کہ میرے لئے جنتی راہ کا درجہ صحیح حدیثوں کا مجموعہ ہو تو فرمادیجئے۔ نسائی رح نے ایک چھوٹا سا مختصر سالہ صحیح حدیثوں کا منتخب کیا جس کا نام منتخب تھا پادشاہ کو پیش کرشن۔ نسائی رح کی وفات ۳۰۳ھ واقع ہوئی کہ وہ موش حضرت مرتضیٰ رض کے مناقب میں ایک جنتی راہ لکھا۔ اور سوچا کہ دمشق کے جامع مسجد میں جا کر لوگوں کو سنادیں تاکہ لوگ ہنسی کی راہ سے بہرہ نہ لیں۔ بہت پرستی چھوڑیں راہ راست پر مڑیں۔ اس کتاب کو چھپانے پائے تھے ایک شخص نے چہرہ مٹھا کہ یہ کتب درست مگر یہ تو بتائے کہ امیر المومنین حضرت معاویہ رض کے مناقب میں بھی کچھ لکھا ہے۔ نسائی رح جواب دیا کہ معاویہ کے نسبت ہتھیار کافی سمجھتا ہوں کہ (وہ نجات بھی پاؤں کے مناقب کی کہان) اور بعضوں نے کہا یہ کلمہ ہی ان کے شانین کہا ہے کہ (میرے نزدیک ان کے کوئی مناقب صحیح نہیں مگر حدیث کا اشہع اللہ بطنہ) لوگوں نے ان کے رسالہ مناقب مرتضیٰ کے طرز تحریر سے یہ خیال کیا کہ یہ مذہب بھی کتب میں ملتا ہے۔ نزد کوئی روع کردی اتفاقاً کیل انستین پر لگی تھی جان ہو غلاموں نے اڑھایا کہ اسے سنن نسائی رح نے فرمایا مجھے تو کچھ بوجھاؤ تاکہ میں اس میں باک کر دوں مگر اس نے فرمایا کہ میں اس میں کچھ نہ کر سکتا ہوں۔ ان شاء اللہ العزیز

ہیں وہ دوسرے کتابوں میں کم ہوں گے ابو ذر کے اسکی صحت پر سچی شہادت یقیناً
اطمینان کا پورا فائدہ دیتی ہے کہ یہ صحیح ہے۔ مگر انہیں کا بیان ہے کہ اس کتاب
میں (وہ حدیثیں جنکے سند میں خلل - یا متہم بالوضع ہیں) (۳۰) تک پہنچے
ہوں گے۔ غرض اس سن میں (۳۲) کتاب میں اور (۱۵۰۰) باب اور (۴۰۰۰)
کل احادیث مذکور ہیں ابن ماجہ رحمت اللہ علیہ بروز دوشنبہ (۲۷) رمضان
۳۷ ہجری میں وفات پائی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بعض لوگوں کے
پاس ابن ماجہ کی جگہ موطا سمجھا جاتا ہے۔ ان چہ کتابوں کو تغلیباً صحاح
کہا کرتے ہیں۔

فصل ۶ علامات وضع حدیث و کذب کی بیان

وہ حسب ذیل ہیں

- ۱ مشہور تاریخ کے خلاف روایت کرنی
- ۲ راوی رافضی ہو یا ناصبی۔ صحابہ کرام یا اہل بیت
طعن میں حدیثیں روایت کرے۔

عہ لف و نشر مرتب۔ لیکن اس میں شامل کیا جائے کہ آیا یہ راوی منفرد ہے یا نہیں۔ بصورت
اولی حدیث اعتبار کے لائق نہیں۔ اور بصورت ثانیہ اگر دوسرے حضرات ہی اس حدیث کو
روایت کرتے ہوں تو معتدیہ سمجھی جائے اور اسکے حسن تاویل میں توجہ مبذول فرمائی جائے
عہ چنانچہ غیاث بن سیمون نامی ایک محدث ہمدی خلیفہ عباسی کی مجلس میں حاضر ہوئے
اور خلیفہ کبوتر بن کے اور نے میں مشغول تھا غیاث بن سیمون نے بطور غلہ (السبق لا انی) حضرت
۲ و فصل ۲ و حافرا و حجاج) حسین لفظ جناح الکی گھڑنتی تھی پڑھناے خلیفہ کو یہ گھڑنتی
سخت ناگوار گزری جس سے یہ حکم دیا کہ سارے کبوتر بچ کرے جائیں تا یہ کبوتر الزام کذا
علی النبی کے باعث نہوں عہ جیسے قضائے عمری کے نسبت حدیث بیان کرنے یا
(۱) ناگوار (۲) بطور حق (۳) قدح (۴) وغیرہ کی حدیث عقل و شرع کے مخالف ہے۔

علامات ۳ ایک ایسی حدیث روایت کرے کہ جس پر جمیع کلفین کی معرفت اور عمل فرض مانا جائے بشرطیکہ وہ راوی منفرد نہ ہو۔

۴ مقتضائے وقت و حال اومی گزشتہ فیہ پر قرینہ کے

۵ مقتضائے عقل و شرع کے مخالف ادقوائے شرعیہ اسکی

جھوٹے ہونے پر یقین دلاتے ہوں :-

۱۔ حدیث میں ایک ایسا قصہ بیان کیا جا کہ وہ فی نفس الامر

محقق ہوتا تو سیکڑوں آدمی اسکے ناقص ہوتے تشبیہ اگر ہو

کہا جاوے کہ سپردہ تاریخ سنہ فلان جمیعہ کے دن و بجہ کی قوت

جامع مسجدین خطیب نمبر پڑھا گیا اور اسکی ساری کہا

نکال دی گئی اور یہ قصہ ایک ہی شخص بیان کر رہی اور سی

دوسرے سے منقول نہ تو بالضرور وضع قصہ پر یقین ہوگا

۷۔ لفظ اور معنی میں رکاکت ہونی۔

۸ و عید شدیدین گناه صغیره پرافراط کرنا یا وعده عظیمین

عمل قلیل پر افرات کترتا۔

4 عمل قلیل پر حج و عمرہ کا ثواب بیان کرتا

۱۰۔ اچھے کام کرنا اور انبیاءوں کے ثواب کا وعدہ

کرنایا یوں کہنا کہ سترِ انبیاء کا جواب سکو نصیب ہوگا۔

عہ ان جملوں کے یہ بھی ہیں کہ قرطب گناہ خلیفہ کو سب سے پہلے عزادوں کے خوف لائے عین مبارک

فونی کام کے جلیل مصل پر بڑے بڑے علماء کے ساتھ بیافہ کرنا جیسے یون کہنا کہ اگر کوئی شخص روح نعل

۱۰۰۰

ستیز اور زمین کی ۔ یہ ہر قسم کی احادیث خواہ وہاب ہو خواہ غلاب ہو سب صحیح جائینگے

فصل معرفت اسما و شتبه کے بیان میں

وہ حرب ذیل ہے

سلام - جہان کہیں کتب احادیث میں واقع ہو او سکوبہ تشدید لام

پڑھنا چاہئے مگر پانچ اسم (۱) عبداللہ بن سلام (۲) محمد بن سلام بکندی شیخ بخاری (۳) سلام بن محمد بن ہاض المقدسی (۴) محمد بن عبدالوہاب بن سلام مغربی (۵) سلام بن حقیق -

جہان کہیں احادیث میں واقع ہو بضم عین پڑھنا چاہئے مگر لفظ بدایہ بن عمارہ جو صحابی میں کسرہ عین سے پڑھا جاتا ہے بفتح کاف قبیلہ عالم میں - اور بضم کاف بصیغہ تصغیر - قبیلہ عبدالشمس میں حاصل یہ کہ جس کسی کے نسب میں یہ نام آوے دیکھا جائے کہ یہ خزاہی سے ہیں یا عیشمی سے بصورت اولی فتح سے پڑھا جائے و بصورت ثانی مضمر -

جہان کہیں حدیث میں واقع ہو بکسر عین و سکون حلقہ تین پڑھا جائے مگر عسل بن رکوان الاجارہ البصری کو بفتح عین پڑھا جائے -

جہان کہیں حدیث میں واقع ہو بفتح عین مع تشدید نون پڑھا جائے مگر غنام بن علی العامری الکوفی کو بفتح عین بحد تشدید مثلثہ پڑھا جائے -

عمارہ

کزیرہ

عسل

غنام

جسکا صراح تین کہیں کر نہیں ہے اسے اور انکی ہی صحاح میں کوئی روایت نہیں -
 یہ یہودی تھے جنکی عداوت اور عداوت اور شرارت اور فساد کا ذکر احادیث میں متعدد مقاموں پر مذکور ہے مگر یہ شخص محض عین مذکور نہیں ہے -

قہر جہان کہین حدیث میں واقع ہو بصیغہ تصغیر پڑھنا چاہئے مگر قہر

جو نام سرورق بن اجدع کی ہو سے میں وہ وزن پر طویل کے پڑنا چاہئے

جہاں کہین حدیث میں واقع ہو اسکو بحکم معجم پڑھنا چاہئے۔

مگر یہ موسیٰ بن مارون خمال بجائے ہملہ پڑنا چاہئے۔

عیشی اگر بصریون کے اسناد میں واقع ہو تو عشی منسوب الی العیش پڑھنا

چاہئے اور اگر کو فیون کے اسناد میں واقع ہو تو عسی بجائے

موحده وسین ہملہ پڑھنا چاہئے اور اگر ثنایوں کے اسناد میں

واقع ہو تو عسی بجائے بائے موحده نون سے پڑنا چاہئے۔

یسار جہان کہین حدیث میں واقع ہو سین ہملہ پر یا ئے تختانیہ کو

مقدم کیا جائے مگر استاذ بخاری یعنی محمد بن بشار میں شین

معجم پر یا ئے موحده کو مقدم کیا جائے۔

بشیر جہان کہین موٹا اور صحیحین میں واقع ہو جائے کسب یا موحده

وسکون شین معجم پڑھنا چاہئے مگر چار شخص کہ بضم باء موحده

وسین ہملہ پڑھے جاتے ہیں (۱) عبد اللہ بن بسر صحابی (۲)

بسر بن سعید (۳) بسر بن عبد اللہ حضرمی - (۴) بسر بن محجن

بشیر جہان کہین موٹا اور صحیحین میں واقع ہو جائے طویل کے

وزن پر پڑھنا چاہئے۔ مگر چار شخص بصیغہ تصغیر (۱) بشیر بن

کعب عدوی (۲) بشیر بن بشار ہمدانی (۳) بشیر بن

عمر بفتح یا ئے تختانی واقع سین ہملہ (۴) قطن بن نسیر تقدیم

نون مضمومہ وسین ہملہ مفتوحہ پڑنا چاہئے۔

بعض عیسیٰ بخاط اور سلم جاطا اگر ان دونوں بلفظ کو حقائق منسوب بکندم فردوسی پڑھنا چاہیں
تو یہی جائز ہے اور اگر حیات منسوب برک خیلان فردوسی پڑھنا چاہیں تو یہی جائز ہے اور اگر خیلان منسوب
بجاء روزی پڑنا چاہئے تو یہی جائز ہے و جاسکی یہ جو کہ یہ دونوں حضرات یہی سببتہ کرتے تھے۔

یزید

جہان کہین حدیث میں واقع ہوا و سکویا وزن مضارع معروف
غائب پڑھنا چاہئے۔ مگر تین شخص (۱) برید بن عبد اللہ بن
ابی یزید بضم یاء موحده و رائے مقلد مفتوحہ بضم یاء (۲) محمد بن
عزیز بن برید کسر موحده و رائے مقلد و نون ساکنہ بعضوں نے
دونوں کو فتح سے پڑھا ہے (۳) علی بن ہاشم بن برید
بفتح یاء موحده و کسر یاء و یاء تختانیہ ان تین اسموں کو
مضارع کے وزن پر نہیں پڑھ سکتے

براد

جہان کہین حدیث میں واقع ہوا و سکویا موحده مفتوحہ
پڑھنا چاہئے۔ مگر دو شخص (۱) ابو العالیہ ابو البراء (۲) ابو
البراء دونوں کو بہ تشدید رائے مفتوحہ پڑھا چاہئے۔
جہان کہین حدیث میں واقع ہوا و سکویا مقلد و رائے
مکسورہ و مثلث مفتوحہ پڑھنا چاہئے مگر چار ناموں میں جیم
مجملہ اور رائے مقلد اور یاء تختانیہ ہوگا۔

صور حارثہ

(۱) جاریہ بن قدام (۲) یزید بن جاریہ (۳) عمر بن ضیا
بن اسید بن جاریہ (۴) اسود بن علاء بن جاریہ
جہان کہین حدیث میں واقع ہوا و بضم یاء و فتح یاء موحده
و تشدید یاء تختانیہ پڑھا جائیگا مگر ایک نام میں مہمزہ مدوہ
مفتوحہ و رائے موحده مکسورہ اور یاء تختانیہ مخفیفہ کے
ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

ابی

عہ وہ نام (آبی اللحم) ہے۔ آبی اللحم کے وجہ تسمیہ میں دو قول ہیں بعض
نے یہ کہا ہے کہ بہنوں نے گوشت کھانے کے انکار کیا تھا۔ اور بعض نے یہ کہا
کہ تمہوں کے نام پر جو جانور ذبح کئے جاتے تھے (اون کو کھانے سے
انکار کیا تھا۔

جہان کہین حدیث میں واقع ہو۔ مجسم مجسمہ تکرار رائے حملہ پڑنا
چاہئے مگر دو ناموں میں کہ حائے حملہ اول میں اور زائے
مجسمہ اخیر میں ہوگا وہ دو نام یہ ہیں (۱) حریر بن عثمان
رجلی (۲) ابو حنیفہ بن عبد اللہ بن حسین۔

جہان کہین حدیث میں واقع ہو مگر حائے حملہ پڑنا چاہئے
مگر ایک نام میں بجائے حملہ پڑنا چاہئے۔ وہ نام پدر بنی
بن حراش ہے۔

جہان کہین حدیث میں واقع ہو بصیغہ تصغیر بصا د حملہ پڑنا
مگر ایک نام کو طویل کے وزن پر پڑنا چاہئے۔ وہ نام یہ ہے
ابو حصین عثمان بن عاصم اور ایک نام بصیغہ تصغیر صناد مجسمہ
بھی آیا ہے وہ نام یہ ہے۔ حصین بن منذر الوسانیان ہے

جہان کہین کتب ثلاثہ مذکورہ میں واقع ہو۔ بجائے حملہ
اور زائے مجسمہ پڑنا چاہئے۔ مگر ایک نام میں حائے مجسمہ
پڑنا جاتا ہے وہ نام یہ ہے۔ ابو معاویہ بن محمد بن خازم

جہان کہین حدیث میں واقع ہو بفتح حائے حملہ اور بتشدید
باص موحده پڑنا چاہئے مگر تین ناموں میں حائے حملہ
مکسورہ اور باقی علی حالہ۔ پڑتے ہیں۔ وہ تین نام یہ ہیں (۱)

جہان کہین حدیث میں واقع ہو طویل کے وزن پر پڑنا چاہئے
مگر تین ناموں میں مجسمہ تصغیر ہوگا وہ تین نام یہ ہیں (۱)

لحمہ بن عکرمہ بن لوی بن۔ صہ بن عکرمہ بن لوی (صہ بن عکرمہ بن لوی) شاکر بن عکرمہ بن لوی
ان ناموں میں بفتح حائے حملہ اور بتشدید پڑنا چاہئے وہ نام یہ ہیں۔ جہان بن منذر بن محمد بن
یحییٰ بن عثمان اور خود ابو جہان بن واسع بن جہان (ابو جہان بن واسع بن جہان) ۱۲

(۱) حبیب بن عدی (۲) حبیب بن عبد الرحمن (۳) ابویہ
جہان کہیں حدیث میں واقع ہو طویل کے وزن پر پڑنا چاہئے
مگر ان دونوں میں بصدیفہ تصغیر پڑا جاتا ہے (۱) پدید زلیق

بن حکیم (۲) حکیم بن عبد اللہ
جہان کہیں حدیث میں واقع ہو برائے مفقود پڑنا چاہئے
مگر ایک نام میں بکسر رائے مہملہ پڑا جائے۔ ابوقیس نامی رباح
جہان کہیں صحیحین میں واقع ہو۔ بضم رائے مجھے وفتح باے
موجودہ بصدیفہ تصغیر پڑنا چاہئے اور موطا میں
جہان کہیں واقع ہو بصدیفہ تصغیر (تصغیر بد)
پڑا جائے۔

سلیم
موطا اور صحیحین میں جہان کہیں حدیث ہو بصدیفہ تصغیر پڑنا چاہئے
مگر سلیم بن جہان بروزن طویل پڑا جاتا ہے۔
سلم جہان کہیں حدیث میں واقع ہو۔ بفتح سین مہملہ و سکون
لام پڑنا چاہئے۔

حرام
جہان کہیں حدیث میں واقع ہو کھائے مہملہ ذرائے مجھے
(قبیلہ قریش میں) اور رائے مہملہ (قبیلہ انصار میں) پڑا
جاتا ہے۔ اور صوۃ۔

سلیمان
بالیاء التثانیہ۔ جہان کہیں حدیث میں واقع ہو پیغمبر
علیٰ نبیا وعلیہ السلام مراد میں۔ مگر جہ اسم (۱) سلمان
فارسی (۲) سلمان بن عامر قضیبی (۳) سلمان الاغر
(۴) عبد الرحمن بن سلمان (۵) ابو حازم سلمان

عہ ابو حازم جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے راوی ہیں ان کا نام ہی سلمان تھا۔ اور ابو حازم مولا ابو طلحہ
ان کا نام ہی سلمان ہے وہ دونوں حضرات کے نام کتب ثلاثہ میں مذکور ہیں مگر کتب شہرہ میں نہیں

(۶) ابو رجاہ سلمان - فافهم
 جہان کہیں حدیث میں واقع ہو حروف تہجیہ کو مفتوح پڑھنا
 مگر دو جائے بکسر لام (۱) عمرو بن سلمہ جری (۲) بنو سلمہ
 جہان کہیں حدیث میں واقع ہو بصیغہ تصغیر پڑھنا چاہئے
 مگر چار جائے (۱) عبیدہ بن سفیان (۲) عامر بن
 عبیدہ باہلی (۳) عبیدہ بن حمید (۴) عبیدہ سلمانی
 جہان کہیں حدیث میں واقع ہو بضم عین و تخفیف بائے
 موحده پڑھنا چاہئے مگر محمد بن عبادۃ الواسطی - کو عین
 مفتوحہ کے ساتھ پڑھنا چاہئے۔
 جہان کہیں حدیث میں واقع ہو بفتح عین و سکون بائے
 موحده پڑھنا چاہئے مگر دو شخص (۱) عامر بن عبدہ (۲)
 نخلۃ بن عبدہ ان دونوں کو بضم عین پڑھنا چاہئے۔
 جہان کہیں حدیث میں واقع ہو بفتح عین و تشدید بائیں حدہ
 پڑھنا چاہئے۔ مگر قیس بن عبادہ - کو بضم عین و تخفیف بائیں حدہ
 پڑھنا چاہئے۔
 جہان کہیں حدیث میں واقع ہو بفتح عین و کشف ف گرتین
 شخصوں کو بصیغہ تصغیر پڑھنا چاہئے (۱) عقیل بن خالد
 (۲) یحییٰ بن عقیل (۳) بنو عقیل۔

عہدہ صاحب مسجد بصرہ کے امام تھے عہدہ نصاریٰ کا قیدہ کہلاتا ہے سے بخاری
 رحمۃ اللہ علیہ کے اوستاد ہیں لہذا یہ نام صحیح مسلم کے خطیب میں واقع ہے اور ان دونوں
 عہدہ کو سکون بائیں پڑھ سکتے ہیں۔
 عہدہ ابن شہاب زہری کے شاگرد ہیں۔
 عہدہ عرب میں مشہور و معروف قیدہ ہے۔

واقف جہان کہیں کتب ثلاثہ میں واقع ہو۔ قاف سے پڑھنا چاہئے
نقطہ نظر جہان کہیں حدیث میں واقع ہو وہ اگر حکلہ باللام ہے تو اسکو
بضاد جمعہ پڑھنا چاہئے اور اگر معری عن اللام ہے تو اسکو
بضاد مطلقہ پڑھنا چاہئے۔

عقیدہ جہان کہیں حدیث میں واقع ہو بصیغہ تصغیر پڑھنا چاہئے۔
ایلی جہان کہیں حدیث میں واقع ہو بفتح حمزہ و سکون یاے تختانیہ
و تخفیف لام پڑھنا چاہئے۔

بنزار جہان کہیں حدیث میں واقع ہو بدوزامی منقوطہ پڑھنا چاہئے
مگر دو شخصوں کے نام میں پہلا زائے مجرہ دوسرا زائے ہملہ ہے (۱)
خلف بن ہشام بنزار (۲) حسن بن صباح بنزار

البصری جہان کہیں حدیث میں واقع ہو بیای موحده منسوب شہر
بصرہ مراد ہوتا ہے مگر تین شخصوں کے ناموں میں ہونا چاہئے
(۱) مالک بن اوس نصری (۲) عبدالواحد بن عبداللہ نصری
(۳) سالم بن فلان مولیٰ النصرئین

ثوری جہان کہیں حدیث میں واقع ہو ثبائی مثلثہ منقوطہ پڑھنا چاہئے
مگر ابو یعلیٰ محمد بن صلب ثوری۔ ثبائی شناعہ قو قانیہ و تشدید
واو پڑھنا چاہئے۔

عہ جیسے زانی نصری (انصر بن حارث) یہ اصطلاحی فرق ہے جس کا تیار آئین اس طرح ہو سکتا ہے
جیسے۔ حمزہ اور غرو۔ واو سے وادوں کے عہدہ حدو ثنائین ایک شہر ہے کہ طرف منسوب ہے
اور اسکا اعراب اس غرض سے بتلایا گیا کہ (زانی) منسوب بہ ابلہ بضم حمزہ و باے بوجہ مضمو و تہید
سے متاثر ہو جائے۔ لیکن یہ زانی صحیحین میں کہیں مذکور نہیں ہے۔
سے نصرانی عربین ایک شہر قبیلہ بنی حنظلہ میں تھا جسکی طرف من حضرت سکی نسبت کی جاتی ہے۔
لہذا اس میں ایک لہجہ کا نام ہے جسکی طرف نسبت کی جاتی ہے۔

الجری جہان کہین حدیث میں واقع ہو بضم جیم یعنی بصیغہ تصغیر پڑنا چاہئے
مگر بھی بن ایوب جریری کو بفتح جیم مجہ اور بھی بن بشیر جریری کو
بفتح حار حملہ پڑنا چاہئے۔

سلمیٰ جہان کہین حدیث میں واقع ہو بفتح سین حملہ پڑنا چاہئے
ہمدانی جہان کہین حدیث میں واقع ہو بضم میم و ذال پہلے پڑنا چاہئے
مگر ہمدانی کو بفتح میم و ذال مجہ پڑنا چاہئے۔

زبیر جہان کہین حدیث میں واقع ہو بضم زائے مجہ پڑنا جاتا ہے
مگر عبدالرحمن بن زبیر کو بالفتح۔

زیاد جہان کہین حدیث میں واقع ہو بیا کے تحتانیہ پڑنا چاہئے۔
مگر ابی الثمر ناد کو نون سے پڑتے ہیں۔

شیخ جہان کہین حدیث میں واقع ہو بشتین معجہ اور حای حملہ کے ساتھ
بصیغہ تصغیر پڑنا چاہئے۔ مگر تین ناموں میں یہ سین حملہ اور
جیم مجہ پڑتے ہیں وہ تین نام یہ ہیں۔

(۱) شیخ بن یونس (۲) شیخ بن نعان (۳) احمد بن ابی سیرج۔
جہان کہین حدیث میں واقع ہو بشتین معجہ اور یا تحتانیہ کے ساتھ پڑنا چاہئے۔

عہ یہ بھی بخاری رحمہ وسلم کے استناد میں۔ اور جریری میں یہ نسبتی بطرف جریر بھی جاتی ہے
عہ اہل حدیث (انصار کے قبیلہ سلمیٰ کی طرف منسوب کرنیکی وجہ سے بکسرین حملہ پڑنا چاہئے۔
سے متاخرین نے میم کو مفتوح پڑا ہے اور اسکے نسبت قبیلہ ہمدان کی طرف کی جاتی ہے۔
معہ عراق عجم کے ایک شہر ہے اور صحیحین میں اس شہر کی طرف کہیں نسبت نہیں کئے گئے۔
عہ یہ شخص بن حسن بن عکاب بن ابی سہل کا بیٹا تھا (قد کفر) حدیث کہ لا بدہ اللہ (توبہ)
سے سنسان بن ابی سنسان اور سنسان بن... بعدہ اور سنسان بن سلیمان اور احمد بن
اور ابو سنسان ضررہ اولاد سنسان یہ سب سنسان بن سلیمان سے قریب سمجھے جاتے
ہیں۔ مگر یہ کل سین حملہ و نون کے ساتھ پڑتے ہیں۔

دو باجم متنہ فی اقسام احادیث کو جمع کرنا اکثر ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی عادت
 بات ہے گو بعض ہر باجم منافات سمجھی جاتی ہے مگر تعقی نظر کا نیک
 نتیجہ اس مسئلہ کے حل کا فی یقین دلاتا ہے کہ ان دونوں صوفیوں میں باجمی کوئی منافا
 نہیں مثلاً جس حدیث میں (ہذا حدیث حسن صحیح) فرماتے ہیں -
 (۱) اس جملہ کے یہہ معنی ہو سکتے ہیں کہ یہہ حدیث حسن ہے یا صحیح -

(۳) یا یہ بھی ہو سکتی ہیں کہ ایک سناد کی حیثیت سے (ہذا حدیث صحیح) کہنا نامناسب
 نہیں اور ایک دوسری سناد کے لحاظ سے (ہذا حدیث حسن) کہنا غلط نہیں۔
 (۴) یا یہ معنی ہو سکتے ہیں کہ (حسن) سے حسن ہی مراد ہو اور (صحیح) سے صحیح اصطلاحی یا باطنی
 (۵) یا یہ ہو سکے ہیں کہ صحیح سے (صحیح لغوی) اور (حسن) سے (حسن لغوی) مراد ہو لیکن جوہ بالا
 (ہذا حدیث حسن صحیح) کہنا نامناسب سمجھا جائیگا اب ہی بحث اس سلسلہ میں کہ (ہذا حدیث
 حسن غریب) کیونکر صحیح ہو جائیگا اسکا جواب نمبر سوم سے ہی ممکن ہے اور یہ جواب ہی
 ہو سکتا ہے کہ حسن (حسن) کی تعریف میں تعدد طرق مذکور ہو وہ (ما لحن خیر) سے خارج ہے
 مگر ہماری مراد اسکی دشمنی ہے اور اسکا غریب کیساتھ مجتمع ہونا ممکن نہیں دقت علیہ ابوالفتح

زیادتی حدیث میں کرنی مختلف فیہ ہے مگر قول مفتی بہ یہ ہے کہ زیادتی عالم متحرک کی جائز نافی جاتی ہے۔

نقل بالمعنی عالم متحرک کو جائز ہے۔

مرادف کا مرادف کی جگہ لفظ کا استعمال یا متن کی صورت بدلینی یا اختصار کرنا ہرگز جائز نہیں مگر عالم متحرک کو۔

حدیثنا یا حدیثی کے ساتھ اس وقت روایت کر سکتے ہیں جبکہ الفاظ زبان شیخ سے سنے گئے ہوں عہ

اخبارنا یا اخباری کے ساتھ اس وقت روایت کر سکتے ہیں جبکہ شیخ کو احادیث سنائی گئی ہوں

میشلہ سے اس وقت تعبیر کر سکتے ہیں جبکہ متابعت لفظاً اور معنایاً جاتی ہو۔

نحوہ سے اس وقت تعبیر کر سکتے ہیں جبکہ متابعت صرف لفظاً ہی سمجھی جاتی ہو۔

لفظ حسد جان کہین احادیث میں واقع ہو و یا غلط مراد ہے۔

عہ منقولات میں ہو یا مرکبات میں۔

عہ تحریف اور اخبار میں کوئی مفید فرق نہیں مگر جبکہ باہمی فرق میں کوشش کی گئی اور استفادہ تکلفات کرنے پڑے۔ سچ تو یہ ہے کہ باہمی تفریق اہل شرق کی اصطلاحی بات ہے مغربین کے منافی نہیں نہ وہ اس کے قائل بلکہ علی العموم تحریف اور اخبار ایک ہی معنی میں متعل ہے۔

نظہ غلط یعنی اس امر کی آرزو اور خواہش کرنی کہ جو کسی شخص خاص کو حاصل ہے (تمذیب) اگر یوں کہا جائے کہ جس قدر خدا نے تجھے مال متاع یا علم و فضل یا اعزاز سزاوار فرمایا اگر تجھے یہ عنایت فرماتا تو میں ہی تجھے جیسا تو ابی امور میں صرف کرتا غرض اس قسم کی جائز آرزو خواہش کرنی جائز شرعی مسئلہ کے اصولی خیال کے ناموافق نہیں جیسے اس قسم نامائز آرزو کرنی کہ ”مجھے خدا محروم نہ کرے اور مجھے نصیب“ سنائی سچی جاتی ہے۔

يجمع بين الصلواتين بين الظهر والعصر والمغرب والعشاء

جہاں کہیں عاتین میں وارد ہوتا ہے وہاں جمع صوری
مراد ہوتی ہے مگر جمع میں المغرب الشامز لفعہ میں جمع
حقیقی کے ساتھ باؤل کیجاتی ہے۔
اوسکو کہتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے ملک کو کسی کے ہاتھ میں
شرط کہ اگر میں تجھ سے پہلے مروں تو یہ ملک تیری ہے اور
اگر تو مجھ سے پہلے مرے تو میری ہے دینے کا معاہدہ ہے۔
اوسکو کہتے ہیں کہ کوئی شخص اپنی ملک کو کسی غیر کے ہاتھ
بقید حیات تجترے۔ اور لفظ ذیل باب البیع میں مروج میں

رقبہ

عمر

عنه انما (يجمع بين الصلواتين بين الظهر والعصر والمغرب والعشاء) يا بين المغرب والعشاء
احاديث میں واقع ہوتا ہے۔ جبکی تاویل اخاف کے پاس جمع صوری کے ساتھ کیجاتی ہے مگر قاضی نے
اور جمع صوری اوسکو کہتے ہیں کہ ایک نماز آخر وقت پڑھی جائے اور دوسری نماز اوس ابتدائی وقت
اور بعض اوقات یہ جمع حقیقی کے ساتھ تاویل فرماتے ہیں جبکی یہ سب میں کہ دو منتقل و انبار
دوسرے نماز کے وقت میں پڑھی جائیں عام اس کے خلاف ہے مگر لفعہ میں باغیر مرد نہ۔
عنه انما اس کا معاہدہ کرنا مصلحت کے خلاف ہے گزنا ہم اگر کوئی کرے تو ہمارے ہاتھ لگایا جائے کہ
ہمارے امام صاحب اور امام محمد رحمہم اللہ کے پاس صحیح نہیں اور امام ابو یوسف کے پاس جائز ہے اور بعض لوگ اس
سے غرض جب تک کہ شخص زندہ رہتا ہو اور عطلہ یا رکابہ نہ ہو کہ اس کا سفر کرنا مستحق سمجھا جائے اور بعد انتقال ان لوگوں کے
سختی نہیں بخلاف بعض کا قول جو کہ وہ سختی ہو سکے ہیں۔ کیونکہ عطلہ کی تدبیر اور بعد جنازہ کے باطل ہے چنانچہ
بہرحالت مکرر (فانہ من اعمر عی فی اللہی اعمر بآؤینا و لفعہ قال ان العی مایزات کا علم
اور بعض کا یہ رائے کہ روزہ اوس عطلہ کے سختی نہیں سمجھی جائے کیونکہ عطلہ کی نفسہ میں نہیں بلکہ ایک مستعار ہے کہ اسرار
اصل کے طرف کسی حد تک ضروری ہے چنانچہ حدیث میں دراز (اما اذا قال ہے ملک ما عشت فاما ما ترجم
الی صاحبہما) غرض اصل فیصل یہ ہے کہ اگر کوئی عطلہ کی وقت عطا یوں کہہ کر اپنے بھائی کے گاہ کو ملک بنا دے
اور وہی مدت تری لاؤ سختی نہ ہو اتفاق یہ سمجھا جاتا ہے اور اگر مطلقاً ہی ملک عشت کہہ کر تو بھی اوسکو حکم اولیٰ
داخل کرتے ہیں اور اگر کوئی اصل کا معاہدہ کر دے اور اگر وہی ملک عشت دے اور وہی ملک عشت دے اور وہی ملک عشت دے
کچھ تو یہی ہمارے پاس حکم اولیٰ ہے۔ اور اگر کوئی اصل اور امام محمد کے پاس کہ یہ عطلہ مستحق اور امام محمد کے پاس

غیر معین ثمرہ درخت کو معین ثمرہ کے عوض فروخت کرنا
 غیر معین غلہ کو معین غلہ کے عوض فروخت کرنا۔
 زمیندار اپنی زمین کو کسی کے حوالہ کرے باین شرط کہ (د) تو اس میں
 ہل جوت اور غلہ ہو۔ اور جس قدر اس میں پیداوار ہوگی اوس میں سے
 مجھے چوتھائی یا تہائی کرایہ زمین دینا ہوگا۔
 ٹھیکے کا نام ہے یعنی ثمرہ درخت یا کسی شے کو سال دو سال یا
 اس سے زائد مدت پر فروخت کرنا۔
 بیع میں مجبور شدے کے استعنا کر نیک نام ہے۔
 محتاجوں کو معین ثمرہ دیکر ان کے خیراتی رختوں کا بیوہ خریدنا
 اوسکو کہتے ہیں کہ جہاں ایک شخص نے دوسرے کو بیوہ لیا اور بیوہ منع ہوئی
 وہ بیع ہے کہ جہاں ایک نے دوسرے کی طرف کپڑا پہننا اور
 اوس نے اسکے طرف تو وہ بیع فوراً منع ہو گئی۔

غلہ ثمر سے عموم مراد ہے خواہ بیوہ ہو خواہ غلہ نام
 مسئلہ تمبیلاہوں کہہ سکتے ہیں کہ (میں نے اپنی جمیع مکانات کو بیع کئے) اگر وہ مکان اب بیع نہیں
 کردہ مکان عدہ میں یا بیڑے۔ یا طلالی۔ یا نقدی۔ یا شکستہ میں۔ یا غیر شکستہ۔ لہذا یہ بیع ہی
 جائز نہیں ہاں اگر ان ستنی مکانات کو معین اور معلوم کر دے تو بیع بلاشبہ جائز اور صحیح ہوگی۔
 مسئلہ عادی بات اور واجی چال عرب کی بیہوشی کہ اپنے باغ کے بعض درخت کسی محتاج کو بیوہ کہاں کی
 غرض سے دیدیا کرتے اور اگر وہ محتاج اوس بیوہ میں اپنے اہل عیال کیساتھ آ رہا اور اصل مالک
 کی آمد و رفت دن کی تکلیف کا باعث ہوتی تھی تو اصل مالک اپنے پاس سے اوسکو محدود
 مقدار بیوہ دیکر وہ خیراتی درخت کا بیوہ خرید کر لیا کرتے جس میں اوس فقیر کا بیوہ ہو جاتا اور تکلیف
 آمد و رفت سے بکدرش۔ اور علماؤ نے اوسکو (ہ) دس سے کم میں محدود کر دیا ہے حماید علیہ
 حدیث نبوی صریحاً لکھتے ہیں بیع یا مباحیت میں ہوا کرتی تھی۔ باغ نشتری کی باہمی ضایا خیار
 کہ نہ مالک کی طرف سے اور نہ بیوہ کی طرف سے منع ہو جاتا تھی (مگر اگر بیوہ) اوسکو ہی منع فرمایا ہے
 منع بیوہ میں سے نہ مالک سے نہ بیوہ سے۔

بيع الحصاة اوسکو کہتے ہیں کہ کوئی مشتری اپنے بائع سے بون
کہے کہ جب تیری چیز پر کنکری پہنکے تو اوس چیز کی
بيع منعقد ہو جائیگی یا بائع اپنے مشتری سے بون معاہدہ
کر لے کہ جس چیز پر تیری کنکری گرے گی وہ چیز
تیرے ہی ہات فروخت کروں گا۔

بيع الغرر اوس کو کہتے ہیں کہ بيع مجہول ہو یا بائع کے ید قدرت
میں نہ ہو جیسے منوزہ موتی دریا میں ہوں اور خریدو
فروخت کیجاوے وقس علیہ البواقی

بيع جبل الجبل اوسکو کہتے ہیں کہ باردار مادہ مادی جسے پر اوسکو
بچہ ہو اور یہ بچہ اوس موجودہ باردار کے پیٹ میں
فروخت کیا جائے اور یہ بيع اس طرح ہے جیسے
موجودہ حمل کا بچہ لائق بيع نہیں

بيع العریان اوسکو کہتے ہیں کہ جو چیز بائع کو باین شرط دی جائے کہ
راگربہ بيع پوری تکمیل ہو لے تو یہ چیز اوسکی قیمت میں
محرم ہوگی ورنہ یہ چیز واپس نہوگی
قراءة علیہ جہان کہیں اسنادوں میں واقع ہوتا ہے وہاں
استاد کو سنانا مراد ہوا کرتا ہے۔

علہ اس کے اور بھی ایک معنی ہیں وہ یہ ہیں اس قدر زمین جیسے جہان تک تیرا فکر جا سکتا ہے
اور یہ بيع بھی منع کی گئی۔ علہ جسکو ہمارے اردو محاورہ میں (میعانہ) اور (سائی)
کہتے ہیں اور یہ بیہیوع ہے۔ یہ چنانچہ کتب نسائی میں اکثر مذکور ہے اور نسائی کا (قراءة)
علیہا کہنا نامناسب نہیں کیونکہ ان کے استاد حارث بن مسکین نابینا کی کیوجہ سے طلبہ انکی تیس
اپنے یار سے فرمایا کرتے تھے لیکن چونکہ نسائی رحم سے کچھ بڑی طنی خصوصیت کا تعلق ہی تھا جسکی وجہ سے
یہ بیہیوع چھپائے خاموشی کر ساعفت کر لیا کرتے اسلئے (قراءة علیہ) فرماتے ہیں۔

لا یصح

(فی هذا الباب) جہاں کتب احادیث میں واقع ہوتا ہے وہاں ضعف حدیث مراد ہوتا ہے یا حدیث کا موضوع ہونا۔ ہذا حدیث مسند سے مرفوع صحابی مراد ہے۔

الزعم

(من السنة کذا) سے موقوف صحابی مراد ہے کہی معنی میں (قول) کہے ہی آتا ہے جیسے (انک ترعمر لا تعود ثم تعود) ای انک تقول لا تعود اذ جغالی فوج میں حضرت رسالت پناہ صلعم تشریف فرما نہوں وہ غازی فوج جبین آنحضرت صلعم علیہ وسلم تشریف فرما ہوں کہی معنی میں (فعل) کہے ہی آتا ہے جیسے (لا امن قال هکذا هکذا هکذا) کہی معنی میں (اخذ) کہے ہی آتا ہے جیسے (قال بیک) اور کہی (مشی) کہے معنی میں آتا ہے جیسے (قال برجله ونحو ذلک)

سیر
غزوہ
قال

اصح

(ما فی الباب) جہاں کہیں کتب احادیث میں واقع ہوتا ہے وہاں اس سے ارجح اور اقل ضعف مراد ہوا کرتی ہے۔

رباط

اوسکو کہتے ہیں کہ سرحد اسلام پر بمقابلہ دشمنان میں مستعد اور نگہبانی کے لئے بیٹھنا۔ جس سے متابع اور شاہد اور منکر و شاذ وغیرہ کے معرفت ہو جائے۔

اعتبار

نسب الی الحرف

یا نسوب الی الشہر۔ یا نسوب الی الحی یا لقب یا یا تخلص یا بلفظ ابن یا لفظ بنت۔ اپنے اسم یا قبل کی صفت واقع ہوتا ہے۔

لفظ ليس کہی معنی میں الاوسوی کے آتا ہے۔
 لفظ نفاس کہی معنی میں حیض کے آتا ہے۔
 لفظ مولیٰ کہی معنی میں غلام کے آتا ہے۔
 لفظ زوج کہی معنی میں زوجہ کے آتا ہے۔
 لفظ غیر مرتکب یا غیر واحد جہان کہیں حدیثوں میں
 واقع ہوتا ہے وہاں (کئے بار ایک شخصوں سے)
 مروی ہونا سمجھا جاتا ہے۔

سچی حدیث جہان کہیں بجل رکھے احادیث میں واقع ہوتا ہے
 اوس سے ربع رکعتیں مراد لی جاتی ہے۔

عہ جیسے فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج من الخلاء
 فيقرأ القرآن ویاکل معنا اللحم ولم یکن یحجبه عن القرآن فتئی لیس
 التجنابة میں لفظ لیس بمعنی الّا ہے۔

عہ جیسے فقال ما لک انفسیت قلت نعم قال هذا امر کتبہ اللہ
 عہ جیسے عن شہاب عن جیب مولی عروۃ میں لفظ مولی بمعنی غلام
 عہ جیسے عن میمونۃ بنت الحارث زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 میں زوج بمعنی زوجہ ہے۔

سند حلق

— (❖) —

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على
رسوله محمد سيد الانبياء والمرسلين وعلى الدواصين
اجمعين اما بعد فيقول العبد المفتقر الى الله الغني
الهادي المدعو بمصنوع على المراد ابا دى سترا لله عثمان
وزله - وسدد بسداد فضله خله ان المولود كجوه صهل في
بن قاضي محمد ركن الدين قد استمع وقرء على الامهات
المست المحتوية للصحيح والحسان من احاديث سيد
نبي الانس والجان الصحيحين للشيخين والجامع
المستند للترمذي والسنن للنسائي والسنن لابن داود
البيهقي والسنن لابن ماجه القزويني والموطأ
للإمام محمد والسنن للدارمي رضي الله تعالى عنهم
اجمعين وافاض علينا من ركبناهم وجمعنا معهم
يوم الدين فاجيزه ان يروي عني بما مكها احازني
بها خاتم المحدثين مولانا المولوي احمد علي السهاري

تفضل الله به برحمة بعد ما سمعت بعضها منه
 وقرأت بعضها عليه وقال وحصل له القراءة
 والسماعة والاجازة من مولانا الشيخ محمد اسحاق
 وحصل له القراءة والسماعة والاجازة من مولانا
 الشيخ عبد العزيز وحصل له القراءة والسماعة
 والاجازة من والده الشيخ مولانا ولي الله بن الشيخ
 عبد الرحيم الدهلوي وغيره من اسماء الرواة
 لا حاجة الى ذكرها لكونها مذكورة في الكتب
 المعول عليها بأسرها فعليه بالضبط والاتقان
 في الالفاظ والمعاني والتثبت والتيقظ في المقاصد
 والمباني واوصيه بتقوى الله ذي القوة المتين و
 الاختصار بسنة رسوله الامين والاجتناب عن
 صحبة الذين اخرجوا لبدع في الدين وباشاعة العلوم
 السنية السنية الدينية والاحتراز عن كل ما
 يخالفها وعن التدليس برغز اهل الدنيا الدنية واسأل
 لي ولله ان يوفقنا لما يحب ويرضى ويجعل اخرتنا خيراً
 من الاول ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم
 والصلوة والسلام على سيدنا ومولانا محمد خير الانام
 بعد الله الكرام واصحابه العظام الى يوم القيامة



مكتبة محمد منصور علي
 دار ابا دوى